بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

نگران:- مولانا قاری عبد السمیع
مدیر:- زاہد الراشدی

جلد ۱۶ | جمعہ ۱۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۳ھ مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۷۳ء قیمت ۴۰ پیسے | شمارہ ۲۸

شیرِ سرحد بھی چل بسے

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ اور خورشید المشائخ حضرت پیر خورشید احمدؒ کے وصال کے کچھ وقفہ بعد ہی شیر سرحد، مجاہد ملت بطلِ حریت حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحبؒ بھی داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب اس قافلۂ حریت کی باقیات صالحات میں سے تھے، جس نے لہو کے چراغ جلا کر اس ملک میں آزادی اور مذہب کے متوالوں کو شعور کی روشنی بخشی اور اپنا سب کچھ لٹا کر قوم کی متاعِ مذہب و حریت کو لٹنے سے بچایا۔

مفتی اعظم حضرت مفتی کفایت اللہ دہلویؒ - شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعیدؒ اور مجاہد اعظم حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ کی قیادت و معیت میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحبؒ نے استخلاص وطن کی مقدس تحریک میں جو عظیم کردار ادا کیا اور پھر آزادئ وطن کے بعد قطب الاقطاب حضرت لاہوریؒ، مفتی اعظم مولانا مفتی محمود- بقیۃ السلف حضرت درخواستی اور بطل حریت حضرت مولانا ہزاروی کی معیت میں اسلامی نظام و آئین کی جد و جہد کو جس پا مردی اور جرأت کے ساتھ پروان چڑھایا وہ سید صاحب ہی کا حصہ ہے۔

آج کا مصلحت پرست پریس سید صاحب اور ان کے قافلہ کے عظیم کردار کو مخفی رکھنے اور مسخ کرنے میں حد سے زیادہ دلچسپی لینے کے باوجود مستقبل کے مؤرخ کو حقیقت بیان کرنے سے روک نہیں سکے گا- اور جب بھی مؤرخ نے برصغیر میں استخلاص وطن اور پاکستان میں اسلامی آئین کی جد و جہد کو عدل و انصاف کے ساتھ سپرد قلم کرنا چاہا اسے مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی عظیم خدمات اور بے مثال قربانیوں کا اعتراف کرنا پڑے گا اور اس کا قلم (اگر مصلحت بینی کا شکار نہ ہوا تو) یہ لکھنے پہ مجبور ہوگا کہ یہی وہ قافلۂ عزم و ہمت تھا، جس کے اخلاص و بے سرو سامانی نے فرنگی سامراج کو شکست سے دو چار کیا- اور یہی وہ گروہ تھا جسے ہر بیرونی و اندرونی باطل نے اپنی راہ میں ناقابل شکست چٹان پایا۔

آج مولانا سید گل بادشاہؒ ہم میں نہیں ہیں، لیکن ان کی مجاہدانہ زندگی ایک کھلی کتاب کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ یہ زندگی دعوت و عزیمت کی تابندہ مثال اور جرأت و استقلال کا درخشندہ مظہر ہے۔ یہ زندگی اخلاص، ایثار، جرأت اور عمل پیہم کا حسین امتزاج اور ایک مردِ مومن کی زندگی کی سچی تصویر ہے۔

اللہ تعالیٰ اس مرد مومن کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ہم کارکنوں کو ان کی زندگی سے سبق حاصل کرتے ہوئے ان کے نقشِ قدم پہ چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے- آمین!

پنجاب جمعیت کے انتخابات

پنجاب بھر میں جمعیت کی ابتدائی رکن سازی اور مقامی و ضلعی انتخابات کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور تمام اضلاع کے نمائندے ۲۲- جولائی کو ملتان میں صوبہ کی نئی جماعتی قیادت کا انتخاب کر رہے ہیں۔

قیادت کا چناؤ جماعتوں کی زندگی میں سب سے کٹھن مرحلہ ہوتا ہے- کیونکہ نہ صرف یہ کہ قیادت پر جماعت کی عملی زندگی کا مدار ہوتا ہے بلکہ قیادت ہی جماعت کے عمومی مزاج، عملی صلاحیت اور فکری استعداد کی آئینہ دار اور اس کے ابھرنے اور گرنے میں بنیادی کردار کی حامل ہوتی ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام محض ایک سیاسی پارٹی نہیں جس میں کچھ لوگ اقتدار کے حصول کے لئے جمع ہو گئے ہوں بلکہ یہ ایک نظریاتی تحریک اور طویل سیاسی تاریخ اور پس منظر رکھنے والی ایک اصولی جماعت ہے، جس کا مطمع نظر ملک میں فرنگی نظام و دستور کا خاتمہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور سلف صالحینؒ کے خالص اسلام کا نفاذ ہے۔

جمعیۃ کی پشت پر امام الہند حضرت شاہ ولی اللہؒ سے لیکر قطب الاقطاب حضرت لاہوریؒ تک عظیم المرتبت قائدین کی بےمثال قربانیاں اور روشن روایات ہیں- جمعیۃ نے اپنی جد و جہد میں ان قربانیوں اور روایات کی پاسداری کا فرض بھی سر انجام دینا ہے- جمعیۃ کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ نہ صرف دینِ اسلام کی علمبردار ہے بلکہ اس کے راہنما اور کارکن دین کے فرائض و واجبات اور اس کے تقاضوں کو (کوتاہیوں کے باوجود) مجموعی طور پر ادا کرنے والے ہیں. جمعیۃ نے اپنے اس فرض کو بھی بحال رکھنا ہے۔

جمعیۃ کا یہ اعزاز ہے کہ اس کے قائدین اور کارکنوں کو (موجودہ دور کے چند نوواردوں کے سوا) کوئی لالچ اور کوئی خوف راہ حق سے ہٹا نہیں سکا- جمعیۃ کے کارکن نہ جھکتے ہیں اور نہ بکتے ہیں- جمعیۃ کو اپنے اس اعزاز کی بھی حفاظت کرنا ہے.

قدرت نے جمعیۃ کو یہ امتیاز عطا فرمایا ہے کہ اس کے قائد اور کارکن لالچ اور غرض سے بے نیاز ہو کر ایثار اور قربانی کے جذبہ کے ساتھ عمل پیہم کے خوگر ہیں- جمعیۃ نے اپنے اس امتیاز کو بھی باقی رکھنا ہے۔

پنجاب کے کارکنو! اپنی قیادت کا انتخاب کرتے وقت ہوش اور تدبر کا دامن نہ چھوڑنا- آپ کی قیادت باوقار، حوصلہ مند، جسور و غیور اور اسلاف کے افکار و روایات کی حامل ہونی چاہیئے- جو نہ صرف پنجاب میں جمعیۃ کے قافلہ کو لیکر عزم و ہمت کی راہوں پہ آگے بڑھ سکے بلکہ مرکزی قائدین

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

جناب محمد طیب ہارونی بوریوالہ

مسلمانوں کے تنزّل کا سبب

آج مسلمانانِ عالم جن مصائب سے دوچار ہیں، ان مصائب اور حالات کے بارے میں ہم نے کبھی غور و فکر نہیں کیا کہ آیا مسلمانوں کی پستی اور ذلت سیاسی و معاشی کمزوری کے اسباب کیا ہیں بلکہ ہم نے ہمیشہ غیروں کے تذکرے کئے۔ ان کی تہذیب و تمدن کے گیت گائے اور اپنی حالت یہ ہے کہ اپنی تہذیب و تمدن سے تمسخر کرنا قدامت پرستی و قیانوسی کے القابات سے اپنے نظریہ و دستور کو یاد کرنا ہمارا روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ اور سیاسی طور پر ہم کبھی عرب کی سرزمین میں یہود سے پٹ رہے ہیں اور کبھی خطۂ برصغیر میں ہنود ہمیں نیچا دکھا رہے ہے اور ہر جگہ ہم آپس میں دست و گریباں ہیں۔ آیئے ہم ان دگرگوں حالات کا جائزہ لیں کہ ہم کیسے ان سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں

دیکھئے حضرات! ایک حقیقت ہوتی ہے اور ایک صورت اور حقیقت اپنے ہر اعتبار سے صورت کے مقابلہ میں قوی ہوتی ہے۔ اقوام عالم میں جہاں کہیں بھی ان کا ٹکراؤ اور مقابلہ ہوا تو لازماً عقلی طور پر حقیقت غالب آئے گی اور صورت شکست کھا جائے گی (نیز) یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ ایک ادنیٰ و کمزور حقیقت ایک قوی ہیکل صورت کو اپنے ناتواں ہاتھوں سے گرا دیتی ہے۔ مثلاً ایک کمزور سا بچہ اگر اس کے سامنے ایک بڑی سے بڑی صورت رکھ دی جائے تو اپنے ننھے سے ہاتھوں سے اسے گرا دے گا۔ تو بعینہٖ ایمان اور کفر بھی ایک حقیقت و صورت رکھتے ہیں۔ ان میں سے اگر ایک اپنی حقیقت ترک کر بیٹھے تو لازماً وہ مغلوب ہوگی اور وہی چیز غالب آئے گی۔ جو اپنے وجود میں ایک حقیقت رکھتی ہو اور جس کا وجود محض رسم و صورت کے لبادے اوڑھے بیٹھا ہو، وہ قطعاً غالب نہیں آسکتی۔

حضرات! قرن اول کے مسلمانوں کے معرکوں اور مقابلوں میں آپ دیکھیں گے کہ مسلمان باوجود ظاہری اسباب و وسائل کی کمی کے کفر پر غالب آتے رہے ہیں۔ دراصل بات یہ تھی کہ ان کا ایمان قوت و طاقت کے اعتبار سے اعلیٰ قسم کی حقیقت رکھتا تھا۔ پھر جو کفر بھی مقابلہ میں آتا پاش پاش ہو جاتا تھا۔ لیکن آج کے مسلمانوں کے ایمانوں کی صورت و نمائش تو دکھائی دے گی۔ مگر حقیقت کا وجود غائب ہوگا۔ نیز اس کے علاوہ ہم اپنی سیرت و کردار سے بھی واضح کر رہے ہیں کہ ہمارا ایمان محض ایک رسم و نمائش ہے۔ حقیقت سے اسے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ اگر آپ ایک ادنیٰ گنہگار مسلمان سے لے کر شیوخِ وقت تک نظر دوڑائیں تو آپ معلوم کر لیں گے کہ حقیقت کا تعلق کہاں تک ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ آج اگر ہماری تجارتی زندگی کو پرکھا جائے تو سٹہ سود کی تجارت، بددیانتی، دھوکہ بازی، وعدہ خلافی ہمارے ایمانوں کی حقیقتوں کا منہ چڑا رہی ہیں۔ پھر جب کبھی غیر مسلموں سے معاملات کی نوبت آئے تو معاملات میں ہم اتنے گھٹیا قسم کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ روحِ ایمانی کانپ کر بزبانِ حال کہتی ہے۔ کہ

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اور اگر سیاسی و معاشی حالات کا جائزہ لیا جائے تو یہ جھوٹ اور فریب کی سیاست دھونس اور دھاندلی کا کاروبار کیا۔ ایک مومن اور مسلمان کی سیاست کہلانے کی حقدار ہو سکتی ہے؟

کیا ان حالات کے ہوتے ہوئے یہ توقع کی جا سکتی ہے، کہ ہم اپنے ایمان کی قوت سے کفر کو شکست دے سکیں گے۔ این خیال است و محال است و جنوں۔ کیونکہ ہم اپنے ایمانوں پر نمائش اور صورت کے خول چڑھائے بیٹھے ہیں اب اگر ان نمائشی اور کھوکھلے ایمانوں کا مقابلہ کفر کی ایک کمزور حقیقت سے بھی ہو۔ تب بھی ہم کفر کو شکست نہیں دے سکتے۔ اس لئے کہ ہم ایمان کے ان لوازمات کو ترک کئے بیٹھے ہیں۔ جن سے ایمان کے اندر حقیقت کا ظہور ہوتا ہے۔ آیئے ان لوازمات کو تلاش کریں جو ایمان کو حقیقت کی جلا بخشتے ہیں۔

حضرات! جو چیز جتنی سخت مشکلات و صعوبات برداشت کرتے ہوئے اپنے آزمائشی و امتحانی مراحل طے کر پاتی ہو، وہ لازماً اپنی حقیقت کو پا لیتی ہے۔ جیسے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور ان کے بعد آنے والے مسلمانوں کے ایمان انتہائی شکل آزمائشوں سے ہو کر گزرتے تھے۔ پھر حقیقت کا عالم یہ تھا کہ حضرت سمیہؓ، حضرت خبابؓ، حضرت بلالؓ حضرت عمارؓ ابن یاسر کے ایمانوں کو نہ تو کسی کا خوف و ظلم متزلزل کر سکا اور نہ ہی مشرکینِ مکہ کے سرمایہ داروں کا سرمایہ ان کے پائے استقلال کو لرزا سکا۔ پھر اس حقیقت کا مظاہرہ دنیائے عالم نے دیکھا کہ قیصر و کسریٰ کے تخت و تاج ان عرب کے بدوؤں کے پاؤں تلے روندے جا رہے تھے۔ یہی وہ روح تھی۔ جو ان کے ایمانوں کو حقیقت کی طرف لے گئی۔ اس کے مقابلے میں ہم اپنے ایمانوں کی طرف دیکھیں۔ کیا ہم مشکلات و صعوبات میں ثابت قدم رہتے ہیں۔ کیا اس مادی دور میں آزمائشوں اور امتحانوں کے اندر عظیم مسلمانوں کے ایمانوں کی طرح نہیں ٹیک رہے۔ اور ہم ان سے کیسے برد آزما ہو رہے ہیں کیا یہ بات درست نہیں کہ ہم ٹکے ٹکے پر ایمانوں کا سودا کر بیٹھتے ہیں؟ اگر دیکھا جائے تو آج جنسِ ایمان کی سوداگری کا کاروبار چل رہا ہے۔ خواہ مسجد و خانقاہ کے حلقہ جات ہوں یا بازار و کلب گھروں کی آبادو دنیا ہو۔ ہر جگہ ایمان کا استحصال کیا جا رہا ہے۔ ہم نے کبھی اپنے ایمانوں کو آزمائش و امتحان کے مراحل طے کرانے کی زحمت گوارہ نہیں کی تاکہ یہ صورتی اور نمائشی خول اتر جائیں اور حقیقت کا ظہور ہو، بلکہ جب کبھی آزمائش کا وقت آیا ہم پورے نہ اتر سکے۔ آج ہر انسان مختلف قسم کی آزمائشوں میں مبتلا ہے لیکن وہ اپنی ہر ابتلاء کے سامنے گھٹنے ٹیک رہا ہے اگر معاشی ابتلاء سے واسطہ پڑتا ہے تو حال یہ ہے کہ ایمان تو دوسری بات ہے۔ عزت و ناموس کو داؤ پر لگایا جا رہا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بے غیرتی ہو سکتی ہے کہ پیٹ کی خاطر عزت کے سودے ہو رہے ہیں۔

حضرات! ۱۸۰۰ء میں جب مشینری ایجادات کا جال بچھا۔ ہر طرف لوگ اپنی قوتٰی پر بھروسہ کرنے کی بجائے مشینری پر بھروسہ کرنے لگے۔ مشقت و محنت کی جگہ آرام طلبی نے لے لی ہے۔ یہ بظاہر ایجادات کا دور انسانیت کے لئے بڑا خوشنما تھا۔ مگر وہ اپنے ساتھ دیگر بہت سی سیاسی و معاشی اخلاقی بیماریاں لایا۔ اور خصوصاً مسلمان اس سے بہت متاثر ہوئے۔ اگر دیکھا جائے تو یہ مسلمانوں کے ایمانوں کی آزمائش کے لئے ایک انتہائی سخت دور کی ابتدا تھی۔ مگر مسلمان خواب غفلت میں رہے اور دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف مسلمان شکست و ریخت کے گھیراؤ میں گھر گئے۔ اور آج تک اسی گھیراؤ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ بالآخر لازماً ماننا پڑے گا کہ آج کا مسلمان تب ہی اپنے بدنما داغ کو اتار سکتا ہے۔ جبکہ وہ آزمائشوں میں ثابت قدم رہے اور اپنے اندر ایمان کی حقیقت پیدا کرے۔ پھر جب اس حقیقتِ ایمانی کا کفر کی حقیقت کا مقابلہ ہوگا۔ یہ مقابلہ شیر اور گیدڑ کا ہوگا اور انشاء اللہ ہم غالب آئیں گے اور وعدۂ خداوندی کے مصداق ہوں گے۔

موجودہ عالمی حالات اور مسلمانوں کا مستقبل

احمد حسین کمال

ان صفحات پر جن حضرات نے میری تحریروں کا مسلسل مطالعہ کیا ہوگا، انہیں یاد ہوگا کہ میں نے عالمی مسائل پر بار بار اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ سنہ ۱۹۶۰ء کے بعد سے امریکہ کی بین الاقوامی پالیسی کا ہدفِ اعلیٰ یہ امر بنا ہوا ہے کہ یورپ سے جنگ کے امکانات کا خاتمہ کیا جائے اور آئندہ جنگ کا میدان ایشیا اور افریقہ کو بنایا جائے۔

یورپ کے ممالک ذہنی اعتبار سے دوسری عالمی جنگ کے بعد سے ہی جنگ سے گریز کی پالیسی پر عمل پیرا ہو گئے تھے۔ ۱۹۶۰ء کے بعد سے انہوں نے سرد جنگ کے رویہ سے بھی احتراز برتنا شروع کر دیا تھا۔

کیوبا کے تلخ تجربہ کے بعد امریکہ نے بھی، جنوبی امریکہ کی ریاستوں اور جزائر غرب الہند کے چھوٹے ملکوں کے بارے میں اپنی پالیسی کو معتدل بنانا شروع کر دیا تھا۔

امریکہ کی ۱۹۶۰ء کے بعد کی پالیسی کے نتیجہ کے طور پر عالمی حالات میں نمایاں تبدیلیاں آ چکی ہیں۔

سب سے بڑی تبدیلی یورپ کے سلسلہ میں آئی ہے جہاں آج ایک متحدہ یورپ کا تصور ابھر رہا ہے۔

اور ایک البانیہ کے سوا ہیلسنکی میں یورپ کی سلامتی کے موضوع پر امریکہ اور روس سمیت یورپ کے اشتراکی اور غیر اشتراکی سب ہی ملکوں نے بھرپور حصہ لیا ہے۔

جزائر غرب الہند اور جنوبی امریکہ کے مختلف ملکوں کے درمیان بھی اقتصادی ہم آہنگی پیدا کرنے کے اقدامات کا آغاز ہو گیا ہے۔

غرضیکہ یورپ اور مغربی ملکوں نے جنگ کے امکانات سے بچنے اور باہمی اشتراک کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کا واضح راستہ اپنانا شروع کر دیا ہے۔

لیکن ایشیا کے حالات بد سے بدتر کی طرف جا رہے ہیں۔

جنوب ایشیا کے بعض ملکوں نے اسے محسوس کیا ہے۔ ان میں آسٹریلیا، ملائیشیا، انڈونیشیا، سنگاپور وغیرہ شامل ہیں اور یہ ممالک ایک ہم آہنگ پالیسی کے خطوط کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔

جنوب ایشیا کے دوسرے ممالک جاپان، کوریا ویٹ نام وغیرہ بھی ایک حد تک پر امن اور ہم آہنگ پالیسی کی جانب منہ کرنے جا رہے ہیں۔

لیکن مغربی ایشیا سے جنوب مغربی ایشیا تک کے ملکوں میں جنگ کے امکانات کا میدان ہموار ہوتا جا رہا ہے

یہ پورا خطہ دراصل اس وقت امریکی اور یورپی ممالک کے مفادات کا آماجگاہ بنا ہوا ہے۔

اور اسی خطہ میں غالباً روس و چین کی اس اشتراکی کشمکش کا بھی فیصلہ ہونے جا رہا ہے جس کے بارے میں دونوں فریق مدعی ہیں کہ صرف اس کی اشتراکیت ہی اصل اشتراکیت (کمیونزم) ہے۔

اسی خطہ میں ایک طرف بھارت اور پاکستان کی محاذ آرائی ہے تو دوسری طرف چین اور بھارت کے درمیان بھی محاذ آرائی موجود ہے۔

پاک بھارت محاذ آرائی کی طرف اب ایران کے قدم بھی بڑھتے جا رہے ہیں۔ ایران اور عراق کے درمیان محاذ آرائی بھی روز افزوں ہے۔ جنوبی یمن کے ساتھ شمالی یمن اور خلیج کی بعض ریاستوں کی کشمکش بھی برابر بڑھتی جا رہی ہے۔

وسط عرب میں اسرائیل کا وجود جہاں ایک بڑے تصادم کے امکانات سے بھرپور ہے وہاں عرب ریاستوں کے درمیان آج بھی ہم آہنگی مفقود ہے۔

حتیٰ کہ مصر و لیبیا کا مجوزہ انضمام بھی آزمائش میں پڑتا نظر آ رہا ہے۔

ایک بات جو ذرا سے غور سے صاف نظر آ سکتی ہے یہ ہے کہ امریکی سی، آئی، اے کی موجودہ پالیسی اس خطہ کے ملکوں کے درمیان باہمی بے اعتمادی اور شک و شبہ کی فضا قائم رکھنے کی ہے۔

اس خطہ میں تیل کی دولت ہے اور دوسرے قیمتی خام معدنی وسائل ہیں۔ جن کی یورپ کے ملکوں اور امریکہ کو احتیاج ہے۔ اور یہ احتیاج آئندہ پچاس سال تک کم ہوتی نظر نہیں آتی بلکہ زیادہ ہی ہوتی جائے گی۔

اتفاق سے یہ پورا خطہ مسلمان ملکوں اور قوموں پر مشتمل ہے۔ حتیٰ کہ بھارت جیسے ملک میں ۷، ۸ کروڑ کے قریب مسلمان آبادی ہے۔

ایک طرح سے یہ تمام کا تمام عالم اسلام ہے، جو اس وقت عالمی کشمکش کا سب سے بڑا آتشکدہ بنا ہوا ہے گویا کہ آئندہ جنگ کا ایندھن، اگر کوئی بننے والا ہے تو یہ مسلمان قوم ہے۔ جو لداخ کی پہاڑیوں سے لے کر ایک طرف بحر ہند تک، دوسری طرف خلیج بلوچستان تک تیسری طرف شط العرب سے بحر احمر تک اور چوتھی طرف بحیرۂ روم کے ساحل سے تمام ریگستان عرب اور مغربی افریقہ تک پھیلی ہوئی ہے۔

یورپ سمیت دنیا کی تینوں بڑی طاقتیں (امریکہ، روس اور چین) اس خطہ کے حال و مستقبل سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔

امریکہ اور یورپ کے تو براہ راست اقتصادی مفادات عرصہ دراز سے یہاں چلے آ رہے ہیں۔

لیکن روس بھی اس خطہ میں امریکہ اور یورپ کی واحد اقتصادی بالاتری کو برداشت نہیں کر سکتا۔

اور چین کے لئے روس امریکہ سے بھی بڑا خطرہ ہے۔ جو ایشیا میں چین کے اثر و نفوذ کی راہ میں زبردست رکاوٹ ثابت ہو سکتا ہے۔

بھارت کے ایک بڑی طاقت بن جانے کے امکانات بھی امریکہ، چین اور روس کے لئے تشویش کا باعث بن سکتے ہیں۔

چنانچہ اس خطہ میں جب بھی امن تہ و بالا ہوا۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ یورپ سمیت تینوں بڑی طاقتیں (امریکہ روس، چین) اس میں گہری دلچسپی لئے بغیر نہیں رہیں گے

اس صورت حال میں تبدیلی رونما ہو سکتی تھی، بشرطیکہ ایک طرف پاکستان اور بھارت کے تعلقات معمول پر آ جاتے دوسری طرف، ایران و عراق کے درمیان تعلقات درست ہو جاتے۔ اور تیسری طرف عرب اسرائیل نزاع کا تسلی بخش حل نکل آتا۔

پاک بھارت تعلقات کی درستگی سے چین بھارت تعلقات میں بھی بہتری کی توقع کی جا سکتی تھی۔

لیکن ایسا ہونا ممکن نظر نہیں آ رہا۔ اس لئے کہ بڑی طاقتیں یہ نہیں چاہیں گی۔

خود یہ ممالک اپنی اقتصادی مجبوریوں کی بنا پر عمل پیرا ہونا تو کجا، اس پالیسی کی تشکیل پر ہی قادر نظر نہیں آتے تاہم عالمی انقلاب کی رو کو روکنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ وقت کا دھارا بالآخر بدلے گا۔

اس لئے کہ سامراجیت و سرمایہ داری کا دور ختم ہو رہا ہے اور اشتراکیت بحیثیت ایک نظریہ کے اب باقی نہیں رہ سکتی ہے۔

آج کے عالمی حالات میں، میں یہ بات پورے اعتماد کے ساتھ تو کہہ سکتا ہوں کہ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس "انسانی انقلابی" نظریہ کی راہیں ہموار ہونے کا وقت آ رہا ہے۔ جسے تین سو سال پہلے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سرزمین ہند پر پیش کیا تھا۔

یہ بات میں نے اس سے پہلے بھی کئی موقعوں پہ کہی ہے۔ لیکن موجودہ شواہد اب اس کی توثیق کر رہے ہیں

بڑی طاقتیں اپنی موت آپ مرنے کی پالیسی کی طرف

(باقی دیکھے پر)

صوبہ سندھ کے تمام اضلاع میں جمعیۃ کے کنونشن منعقد کئے جائینگے

صوبائی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں اہم فیصلہ

یکم جولائی کو مجلس شوریٰ کا اجلاس سکھر صوبائی دفتر میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا سید محمد شاہ امروٹی نائب صدر نے کی۔ تلاوت قرآن پاک سے مولانا غلام قادر صاحب نے کارروائی کا آغاز کیا۔ ایجنڈے پر پہلی شق کے مطابق کے مطابق ۱۹۷۳، ۱۹۷۴ء کے لئے بجٹ ۱۴۰۰۰ روپیہ منظور کیا گیا۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع پر اس طرح رقم رکھی ہے کہ تین قسطوں میں اس رقم کی ادائیگی کریں۔ پہلی قسط ۲۰ جولائی تک دوسری ۲۰ رمضان المبارک تک تیسری ۱۶ ذوالحجہ تک۔ اور ہر ممبر شوریٰ پر ۲۵ روپیہ سالانہ رکنیت فیس واجب کی گئی ہے جو ہر حال میں ۲۰ جولائی تک صوبائی دفتر کو وصول ہونی چاہیئے۔ نیز سالار کو چھوڑ کر ہر عہدیدار پر ۱۵۰/۰ روپیہ سالانہ فنڈ رکھا گیا ہے۔ جو ہر حالت میں ۲۰ جولائی تک پہنچنا چاہیئے اس کے علاوہ ہر عہدیدار ۲۵/۰ روپیہ سالانہ اپنی فیس رکنیت شوریٰ کے ساتھ کل ۱۷۵ روپے سالانہ صوبائی دفتر کو ادا کرے گی۔ بجٹ کا خاکہ مندرجہ ذیل ہے۔

آمدن کا گوشوارہ

کراچی ہر سال ادا کرے گا	۳۰۰۰ــــ۰
سکھر ،، ،، ،،	۱۵۰۰ــــ۰
جیکب آباد ،، ،، ،،	۱۵۰۰ــــ۰
نواب شاہ ،، ،، ،،	۱۵۰۰ــــ۰
سانگھڑ ،، ،، ،،	۱۰۰۰ــــ۰
حیدرآباد ،، ،، ،،	۱۰۰۰ــــ۰
ٹھٹھہ ،، ،، ،،	۵۰۰ــــ۰
لاڑکانہ ،، ،، ،،	۵۰۰ــــ۰
دادو ،، ،، ،،	۵۰۰ــــ۰
خیرپور ،، ،، ،،	۵۰۰ــــ۰
تھرپارکر ،، ،، ،،	۳۰۰ــــ۰
مجلس شوریٰ کے ارکان کی فیس	۱۰۰۰ــــ۰
عہدیداروں سے فیس وصولی	۱۲۰۰ــــ۰
میزان	۱۴۰۰۰ــــ۰

خرچہ کا گوشوارہ

دفتر کا کرایہ	۱۲۰۰ــــ۰
ملازمین کی تنخواہیں	۴۰۰۰ــــ۰
فون کا خرچہ	۱۸۰۰ــــ۰
ڈاک خرچہ	۲۰۰ــــ۰
اسٹیشنری	۲۰۰ــــ۰
مہمان وغیرہ	۳۰۰ــــ۰
نشرو اشاعت	۶۰۰ــــ۰
ریزرو فنڈ	۵۰۰ــــ۰
سفر خرچ	۱۲۰۰ــــ۰
متفرقات	۲۰۰۰ــــ۰
مرکز کو امداد	۳۰۰۰ــــ۰
میزان	۱۴۰۰۰ــــ۰

بجٹ پیش کرتے ہوئے شیخ محمد ادریس نے کہا کہ ہر ضلع پابندی کے ساتھ اور ہر رکن شوریٰ اور عہدیدار اگر اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ سندھ کی جمعیۃ بام عروج پر نہ پہنچے۔ متفقہ طور پر بجٹ پاس کیا گیا۔

ایجنڈے کی دوسری شق کے مطابق ہر ضلع کو اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے ضلع کے لئے ایک مبلغ کا تقرر کریں اور اس کی اطلاع صوبائی دفتر کو روانہ کریں۔ مبلغ کا تعلق امیر ضلع ناظم عمومی سے ہوگا۔ فی الحال صوبائی مبلغ کے لئے کوئی منظوری نہیں دی گئی۔

تیسری شق کے مطابق ہر ضلع میں ایک کنونشن منعقد کیا جائے گا۔ اگر ۱۴۴ ہو تو چاردیواری میں، اگر ۱۴۴ نہ ہو تو پھر عام اجلاس ہوں گے۔ ان میں تین پروگرام پر عمل کیا جائے گا۔

(۱) ورکروں کو صوبائی مرکزی پالیسی سے آگاہ کرنا

(۲) نظماء کی تربیت اور ورکروں کی تربیت

(۳) عام خطاب اگر کوئی ضلع مرکز کے کسی عہدیدار کو بلائے گا تو ان کے تمام اخراجات وہی ضلع برداشت کرے گا۔ صوبائی عہدیداروں کے تمام اخراجات صوبائی دفتر ادا کرے گا۔

چوتھی شق کے مطابق تمام صوبائی عہدیدار اضلاع کنونشن کے موقع پر دورہ کریں گے۔

پانچویں شق کے مطابق ناظم صوبائی دفتر شیخ محمد ادریس کی خدمات امیر جمعیۃ صوبہ سندھ کے ذاتی سیکرٹری کی حیثیت سے ان کے سپرد کردی گئیں اور ان کی جگہ مولانا عبدالستار بروہی کا تین صد روپیہ ماہانہ پر تقرر عمل میں آیا دفتر کی نگرانی امیر جمعیۃ صوبہ سندھ کے سیکرٹری کے ذمے ہوگی۔ اور ناظم دفتر ان کے مشورہ سے دفتر کا نظم و نسق چلائے گا۔

صوبائی مجلس شوریٰ کے ارکان

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی مجلس شوریٰ کے مندرجہ ذیل ارکان کے نام اشاعت سے رہ گئے تھے اس لئے ان کو دوبارہ اشاعت کیا جاتا ہے۔

ٹھٹھہ:۔ حاجی دل مراد بلوچ

نواب شاہ:۔ مولانا دوست محمد مدنی: مولوی عبدالواحد مولانا عبداللطیف۔

سکھر:۔ مولانا محمد مراد۔ حاجی عبدالمجید صاحب۔

جمعیۃ ضلع گوجرانوالہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس گذشتہ روز امیر ضلع حضرت مولانا محمد سرفراز خاں کی زیر صدارت مدرسہ نصرۃ العلوم میں منعقد ہوا۔ جس میں صوبائی انتخابی اجلاس میں شرکت کے لئے وفد کی تشکیل کی گئی اور طے ہوا کہ ضلع گوجرانوالہ کا وفد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز صفدر کی زیر قیادت اجلاس میں شریک ہوگا۔

نئے صوبائی عہدیداروں کے سلسلہ میں بھی تجاویز مرتب کی گئیں۔

مجاہد ملت حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مرحوم کو ایصال ثواب کرنے کے لئے قرآن خوانی ہوئی اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ان کی ملی و دینی خدمات پر زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ اجلاس کے اختتام پر مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی پر اظہار تشویش کرتے ہوئے حکومت سے ٹھوس قدم اٹھانے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس بھارت میں جنگی قیدیوں پر وحشیانہ فائرنگ کی شدید مذمت کرتا ہے اور عالمی رائے عامہ پر زور دیتا ہے کہ وہ بھارت پر جنگی قیدی رہا کرنے کے لئے دباؤ ڈالے۔

(۳) یہ اجلاس مولانا منظور احمد چنیوٹی کے گھر پر پولیس کے چھاپہ اور ان کے خلاف مقدمات کی پرزور مذمت کرتے ہوئے گورنر سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا کے خلاف ضلع جھنگ کی انتظامیہ کے معاندانہ رویہ کا فی الفور نوٹس لیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی سیاسی غنڈہ گردی اور اپوزیشن کے جلسوں کو خراب کرنے کی مہم کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جمہوری اقدار کو پامال نہ کیا جائے۔

(۵) یہ اجلاس حضرت مولانا لال حسین اختر مرحوم حضرت مولانا سید گل بادشاہ مرحوم اور حضرت پیر خورشید احمد کی وفات کو عظیم ملی سانحہ قرار دیتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان اکابر کے درجات بلند فرمائے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

شیخ محمد شریف صاحب کو صدمہ

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کے خازن شیخ محمد شریف مالک جالندھر آئرن سٹور کا جواں سال صاحبزادہ محمد صادق صاحب دو ماہ بیمار رہنے کے بعد گذشتہ ہفتہ لاہور میں انتقال کر گئے۔ قارئین ترجمان اسلام مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ ادارہ شیخ صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

مراسلات

جمعیۃ کے اراکین اکابر کے حکم کے پابند رہیں گے

جناب مدیر ترجمان اسلام سلمہ المنان
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں ترجمان اسلام کی وساطت سے صدر آزاد کشمیر جناب سردار عبدالقیوم خاں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، کہ انہوں نے اپنی حدود ریاست میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر مسلمانوں کے ایک دیرینہ مطالبہ کو پورا کیا۔

پاکستان کی حکومت کو چاہیئے تھا کہ وہ بھی سردار عبدالقیوم خاں کی تقلید کرتی۔ لیکن صد افسوس کہ ارباب حکومت نے ان کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا جو کہ نہایت افسوسناک بات ہے۔

دوسری بات مجاہد اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پورے عالم اسلام کے لئے اور پاکستان کے لئے خصوصاً ایک بہت بڑا صدمہ ہے ہم اللہ تعالےٰ سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں۔ اور ان کی جگہ دوسری ایسی شخصیت پیدا کریں جو خدمت ختم نبوت کما حقہ سرانجام دے۔

جنوبی وزیرستان اور شمالی وزیرستان میں مولانا لال حسین اختر قدس سرہٗ کی وفات سے صف ماتم بچھ گئی۔ جنوبی وزیرستان اور شمالی وزیرستان وہ علاقے ہیں کہ اگر ان کو جمعیۃ کا دل بھی کہہ دیا جائے تو غلط نہیں ہوگا۔ کیونکہ ان دونوں ایجنسیوں میں عملاً جمعیۃ علماء اسلام کی حکومت ہے۔ اور فیصلے شریعت کی رو سے جمعیۃ کے اراکین سرانجام دیتے ہیں۔ اور عوام اکابر جمعیۃ کے ساتھ دلی محبت رکھتے ہیں جنوبی وزیرستان میں جمعیۃ کے امیر مولانا نور محمد صاحب ہیں اور شمالی وزیرستان میں مولانا حبیب الرحمٰن صاحب جمعیۃ علماء اسلام کے امیر ہیں۔ اور مولانا دیندار صاحب جمعیۃ کے سالار ہیں۔ یہ تینوں حضرات قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم کے شاگرد ہیں اور عملاً وہاں کے حکمران کی حیثیت رکھتے ہیں اور وہاں پر ان کی رائے کے خلاف کوئی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

تیسری بات: میں ضیاء القاسمی صاحب کو ترجمان اسلام کے ذریعہ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ٹرسٹ پریس کے ذریعہ جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف، پروپیگنڈا بند کریں۔ ان کا اگر یہ خیال ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام بھی مسلم لیگ کی طرح مختلف دھڑوں میں تقسیم ہو کر ختم ہو جائے گی، تو میں ان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ جمعیۃ علماء اسلام کا ایک ایک فرد اسلام اور ملک کی خاطر کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرے گا۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں وہ جماعت ہے۔ جس کی شاخیں خیبر سے لے کر کراچی تک اور قبائل کے گاؤں گاؤں قریہ قریہ میں قائم ہیں۔ جمعیۃ کے اراکین چاہے سرحد بلوچستان یا کسی اور صوبے کے ہوں۔ اکابرین کے حکم کے پابند ہیں۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ آپ امیر مرکزیہ حافظ الحدیث درخواستی مدظلہ العالی اور قائد جمعیۃ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شیخ طریقت حضرت مولانا عبیداللہ انور دامت برکاتہم سے معافی مانگتے اور ان کے فیصلے سے رضامندی ظاہر کرتے۔

(منجانب مولوی محمد دین عفی عنہ
خطیب شین ورسک وانا جنوبی وزیرستان)

رئیس الجامعہ اسلامیہ بہاولپور کو فوراً معطل کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کے ناظم اعلیٰ جناب عبدالمجید نے ایک بیان میں کہا ہے کہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں یونین کے انتخابات کے موقعہ پر جامعہ اسلامیہ کے رئیس الجامعہ اور اساتذہ نے انتخابات میں مداخلت کرتے ہوئے پیپلز پارٹی کے طلباء کو حکام بالا اور وزیروں کے اشارہ پر کامیاب کرایا۔ جس کے نتیجے میں طلباء نے ان اساتذہ کے خلاف عدالت میں کیس دائر کیا۔ تحریک ختم نبوت کے مجاہد اول جناب سردار عبدالقیوم خاں کے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر آزاد کشمیر کی اسمبلی اور سردار صدر آزاد کشمیر کی حمایت میں ایک ہڑتال اور جلوس کا پروگرام جمعیۃ علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت نے مل کر بنایا۔ بہاولپور شہر کی اس ہڑتال کو چند ناعاقبت اندیش خود غرض اور پیپلز پارٹی کے ایجنٹوں اور مقامی انتظامیہ نے ناکام بنانے کے لئے سر توڑ کوشش کی۔ شہر میں پولیس اور پیپلز پارٹی نے لاؤڈ سپیکر پر ہڑتال ختم کرنے کے لئے دکانداروں کو مجبور کیا مگر بہاولپور کے غیور اور ختم نبوت کے شیدائی مسلمانوں نے اپنے تمام کاروباری ادارے بند رکھے۔ سبزی منڈی گوشت فروشی، غلہ منڈی، ہوٹل اور شہر کے تمام بڑے بازار تک مکمل بند رہے۔ طلباء نے پرامن جلوس نکالنے کی کوشش کی تو نہتے طلباء پر پولیس نے زبردست لاٹھی چارج کیا اور جامعہ اسلامیہ اور دوسرے تعلیمی اداروں کے طلباء کو گرفتار کر لیا گیا۔ جاوید ابراہیم پراچہ کو بھی گرفتار کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ مگر جاوید پراچہ نے سیشن کورٹ سے قبل از گرفتاری ضمانت منظور کرا لی۔ اس کے بعد بہاولپور پولیس نے رئیس الجامعہ کی غلط رپورٹ پر جاوید ابراہیم پراچہ کو متعدد جھوٹے مقدموں میں ملوث کر کے گرفتار کر لیا۔ صرف گرفتاری ہی نہیں بلکہ تین سال کے لئے جامعہ سے خارج بھی کر دیا۔ خارج شدہ طلباء کی تعداد ۹ تک ہو گئی ہے اور تقریباً ۸ طلباء کے گرفتاری وارنٹ جاری کر دیئے۔ یہ گرفتاری یہ وارنٹ اور جامعہ سے اخراج صرف ایک مکتب فکر یعنی دیوبندی اور خاص طور پر جمعیۃ طلباء اسلام سے تعلق رکھنے والے طلباء کو اس ظلم کا نشانہ بنایا گیا۔ جاوید ابراہیم پراچہ کو گرفتاری کے بعد بہاولپور کے قلعہ ڈیراور میں جا کر بند کر دیا گیا۔ جہاں سوائے ریت کے ٹیلوں کے کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ جہاں پر جاوید پراچہ کو گرم ریت پر لٹایا گیا اور ان کو سخت تکلیف دہ سزا دینی شروع کر دی اور اسی پر بس نہیں کی بلکہ دو روز تک کھانا نہیں دیا گیا۔ اس سخت گرمی کے دور میں ان کو سخت پریشان کیا جا رہا ہے اور چھ سات مقدموں میں ملوث کیا گیا ہے۔ جامعہ اسلامیہ میں جمعیۃ طلباء اسلام کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کے لئے یہ تمام حربے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ مقامی طور پر تمام دینی، سماجی جماعتوں نے جمعیۃ کے حق میں اخبارات میں بیانات دیئے اور احتجاجات کئے۔ مگر افسوس کہ اس رئیس الجامعہ کے دل میں رحم نہ آیا۔

رئیس الجامعہ پیپلز پارٹی کی شہ پر طلباء کو پریشان کر رہا ہے۔

میں مقامی انتظامیہ اور رئیس الجامعہ کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر مزید طلباء کو پریشان کرنا بند نہ کیا۔ تو میں مجبوراً ان کے خلاف تحریک چلانا پڑے گی۔ میں گورنر پنجاب سے اپیل کرتا ہوں کہ فوراً جامعہ کے طلباء پر قائم شدہ تمام مقدمات واپس لئے جائیں اور گرفتار شدہ طلباء کو فوراً رہا کیا جائے تاکہ بہاولپور شہر کے عوام اور جامعہ اسلامیہ کے طلباء کی بڑھتی ہوئی بے چینی دور ہو اور اسلامی یونیورسٹی کو سیاسی اکھاڑہ نہ بنایا جائے۔

بقیہ ـــــ مسلمانوں کا مستقبل

ٹوٹ رہی ہیں۔ ان کے سوتے خشک ہوتے جا رہے ہیں وہ عافیت پسندی کے جس گوشے میں سمٹ رہی ہیں اس کے بعد ان کے لئے میدان میں آنا ناممکن ہو جائے گا۔

سوال یہ ہے کہ عمل سے پیدا ہونے والے مستقبل کے اس خلاء کو کون پر کر سکے گا؟

مسلمان اقوام آج جس مقام پر کھڑی ہیں۔ وہ امید افزا نہیں ہے۔ لیکن اس کی وجہ ان میں قیادت کا موجودہ فقدان ہے۔ مسلمان عوام کی صلاحیتوں سے ہرگز مایوس نہیں ہے۔ موجودہ دور شخصی قیادتوں کا دور نہیں ہے ایک بھرپور اجتماعی قیادت ہی انہیں تذبذب و انتشار کے موجودہ مرحلہ سے نکال کر آگے لے جا سکتی ہے۔ مسلمانوں کی نئی نسل کا اضطراب یہ توقع دلاتا ہے کہ وہ اس مشکل مرحلہ سے نکلنے میں کامیاب ہو سکے گی۔ اور دنیا کے لئے اس کے ہاتھوں میں شاہ ولی اللہؒ کے انسانی انقلابی نظریہ کی دعوت کا علم ہوگا۔

صوفی مقبول الٰہی کو صدمہ

صوفی مقبول الٰہی ایجنٹ ترجمان اسلام منڈی پھلروان کا صاحبزادہ قضائے الٰہی سے رحلت پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حق تعالےٰ صوفی صاحب اور اہل خانہ کو صبر جمیل سے نوازے اور مرحوم کو والدین کی نجات کا ذریعہ بنائے۔ (ادارہ)

جنگِ آزادی کے نامور مجاہد صوبہ سرحد میں جمعیۃ کی روحِ رواں اور ح

ہزاروں غم زدگان نے اشکبار آنکھوں اور لرزتے ہاتھوں کے ساتھ اپنے محبوب قائد کو سپردِ خاک ک

مرحوم باطل کے خلاف مردِ آہن تھے (مولانا عبدالحق) آپ کی وفات جمعیۃ کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان ہے

ہم اکابر کی ایک قیمتی نشانی سے

ابھی مناظرِ اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر اور پیرِ طریقت حضرت مولانا پیر خورشید احمدؒ کی جدائی کا زخم مندمل نہیں ہوئے پایا تھا کہ موت کے ہاتھوں ہزاروں غمزدہ مسلمانوں کے زخمی دل ایک اور گھاؤ کا شکار ہو گئے یعنی ملک کے ممتاز عالم دین، جنگِ آزادی کے نامور مجاہد، سالہا سال تک جیل کی تنہائیوں کو آباد کرنے والے عظیم قلندر، صوبہ سرحد میں جمعیۃ علماء ہند اور پھر جمعیۃ علماء اسلام کی روح، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے معتمد ساتھی اور ہزاروں علماء اور کارکنوں کے محبوب قائد شیرِ سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب اپنے رفقاء، مداحین اور خدام کو سسکتا بلکتا چھوڑ کر چھوڑ کر ربِ حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب عرصہ دراز سے صوبہ سرحد میں علماء حق کی قیادت کا مقدس فریضہ انجام دے رہے تھے۔ اور اسی نسبت سے آپ کو عام گفتگو میں اسم گرامی کی بجائے "صدر صاحب" کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اور نہ صرف کارکن بلکہ بڑے بڑے بزرگ اور جید علماء بھی آپ کو بڑی محبت اور فخر کے ساتھ "صدر صاحب" کے لقب سے یاد فرماتے تھے۔

"صدر صاحب" گذشتہ چند ماہ سے صاحب فراش اور پشاور کے لیڈی ریڈنگ اسپتال میں زیر علاج تھے۔ آپ کے معالجین نے بڑی محنت اور توجہ کے ساتھ آپ کا علاج کیا۔ مگر تقدیر کا فیصلہ اٹل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے حضور طلب فرما لیا۔

صدر صاحب کی وفات کی خبر سن کر پورے ملک اور خصوصاً صوبہ سرحد کے جماعتی حلقوں میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ ضلع مردان کے موضع "سواڑیاں" میں آپ کی رہائش تھی۔ یہیں آپ کی نماز جنازہ آپ کے پرانے رفیق مجاہدِ ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی دامت برکاتہم نے پڑھائی۔ جنازہ میں ممتاز علماء، جماعتی راہنماؤں، کارکنوں اور عامۃ المسلمین نے شرکت کی اور ہزاروں غمزدگان نے اشکبار آنکھوں اور لرزتے ہاتھوں کے ساتھ اپنے محبوب "صدر صاحب" کو سپرد خاک کیا۔

امیر مرکزیہ

حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی اور قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے اپنے تعزیتی پیغام میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہم ایک معتمد ساتھی اور جمعیۃ کے ایک نڈر اور بے لوث قائد سے محروم ہو گئے ہیں۔ صدر صاحب کی وفات سے جو خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ وہ پر نہیں ہو سکیگا۔ اور عزم و عمل کی ہمت طلب راہوں میں ہمیں سید صاحب کی یاد ہمیشہ ستاتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

حضرت مولانا عبدالحق صاحب

ممبر قومی اسمبلی (اکوڑہ خٹک) نے اپنے تعزیتی پیغام میں مرحوم کی ملی و دینی خدمات پر زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ مولانا سید گل بادشاہ باطل کے خلاف مردِ آہن تھے اور وہ تمام عمر اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ڈٹ کر باطل کا مقابلہ کرتے رہے۔ حضرت مولانا صدر الشہید صاحب ایم این اے (بنوں) حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب ایم، این، اے (کوہاٹ) حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم، این، اے (ہزارہ) اور حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب آف کلاچی نے بھی اپنے تعزیتی پیغامات میں مولانا مرحوم کی عظیم خدمات کو سراہا اور ان کے درجات کی بلندی کی دعا کی۔

حضرت مولانا عبیداللہ انور

امیر جمعیۃ صوبہ پنجاب مولانا محمد اجمل ناظم عمومی صوبہ پنجاب اور قاری نور الحق قریشی ناظم نشر و اشاعت صوبہ پنجاب نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ مولانا سید گل بادشاہ اسلام کے ایک مایۂ ناز سپوت اور جنگِ آزادی کے ایک بے باک جرنیل تھے۔ ملت اسلامیہ ان کی عظیم قربانیوں کو فراموش نہیں کر سکتی۔

صاحبزادہ عبدالباری جان

"صدر صاحب" کے دیرینہ ساتھی اور صوبہ سرحد جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ صاحبزادہ عبدالباری جان نے آپ کی وفات کو جمعیۃ کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

مولانا سید محمد شاہ امروٹی

امیر جمعیۃ صوبہ سندھ مولانا نور محمد صاحب ناظم عمومی صوبہ سندھ نے اپنے تعزیتی بیان میں مرحوم کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ مرحوم کی زندگی دعوت و عزیمت کی درخشندہ مثال تھی۔ ہم سب کو چاہیئے کہ اپنے اندر مرحوم جیسا اخلاص و ایثار پیدا کریں۔

مولانا سید شمس الدین

امیر جمعیۃ بلوچستان، جناب محمد زمان اچکزئی ناظم عمومی صوبہ بلوچستان اور سابق صوبائی وزیر مولانا صالح محمد نے ایک مشترکہ تعزیتی بیان میں مولانا سید گل بادشاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم اکابر کی ایک قیمتی نشانی سے محروم ہو گئے ہیں۔ مرحوم اسلاف کے سچے پیروکار تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اکابر کا ان جیسا خادم بنائے۔

گوجرانوالہ

جمعیۃ علماء اسلام کی ضلعی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں قرآن پاک پڑھ کر "صدر صاحب" کو ایصال ثواب کیا گیا۔ امیر ضلع مولانا محمد سرفراز خاں نے مرحوم کو خراج عقیدت

ضرت مدنیؒ کے معتمد ساتھی مولانا سید گل بادشاہ انتقال فرما گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

یا، نماز جنازہ مرحوم کے پرانے رفیق مولانا غلام غوث ہزاروی نے پڑھائی

عبدالباری جان) سید صاحب اسلام کے مایہ ناز سپوت تھے (مولانا عبید اللہ انور) مرحوم کی زندگی دعوت و عزیمت کی درخشندہ مثال ہے اور وہی (سید

روم ہو گئے ہیں (مولانا شمس الدین)

پیش کیا۔ مدرسہ نصرۃ العلوم اور مدرسہ انوار العلوم کے اجتماعات میں بھی قرآن خوانی ہوئی اور مرحوم کو ایصال ثواب کیا گیا۔

بہاولنگر

جمعیۃ بہاولنگر کے سالار شیخ عبدالخالق نے مولانا سید گل بادشاہ کے وصال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ہم کارکنوں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے

سیالکوٹ

جمعیۃ کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا سلطان محمود، پیر سید بشیر احمد اور دیگر راہنماؤں نے شرکت کی۔ مولانا سید گل بادشاہ کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ اور ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوئی۔

رحیم یار خاں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے امیر مولانا غلام ربانی۔ جنرل سیکرٹری غلام مصطفیٰ چوہدری اور قاری حماد اللہ شفیق اور مولانا عبدالصبور خاں ڈاہر نے اپنے مشترکہ بیان میں مولانا گل بادشاہ کی وفات کو عظیم سانحہ قرار دیا اور کہا کہ مولانا موصوف کی دینی، ملی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ان کی وفات عظیم المیہ ہے۔ انہوں نے بیان میں مولانا موصوف کے لئے دعائے مغفرت کی۔

کوہاٹ

کوہاٹ شہر میں حضرت مولانا گل بادشاہ کی وفات کا اعلان سن کر جمعیۃ کے کارکنوں و دیندار طبقہ میں کہرام مچ گیا۔ عربی مدارس میں فوراً ختم قرآن کے دور شروع ہو گئے

دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن میں تعزیتی جلسہ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف نے حضرت امیر صاحب کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ حاضرین چیخ چیخ کر رو رہے تھے۔ مدرسہ قاضی حسام الدین کوہاٹ شہر میں حضرت کے ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن ہوا۔ مدرسین و طلباء نے گڑگڑا کر ان کی مغفرت و رفع درجات کے لئے دعائیں مانگیں۔ متعدد مساجد میں ہر نماز کے بعد دعائیں مانگی جاتی ہیں (محمد نعیم ناظم جمعیۃ)

بٹگرام

فقیر محمد خاں جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بٹگرام نے اپنے تعزیتی بیان میں مولانا سید گل بادشاہ کی وفات کو ملک اور قوم کے لئے عظیم نقصان قرار دیا۔

آپ نے کہا کہ مولانا نے اپنی ساری زندگی خدمت دین کی ایک منظم کوشش میں صرف کر دی۔ مولانا عوام اور علماء دونوں کے لئے ایک نمونہ چھوڑ گئے۔ آپ نے پسماندگان کو صبر جمیل اور جمعیۃ کے اراکین کو انتھک محنت کا مشورہ دیا۔ تاکہ مولانا کا مشن پھلے اور پھولے اور ان کی روح کو تسکین اور خوشی نصیب ہو۔

ایبٹ آباد

مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء سرحد کی وفات پر مدرسہ انوار الاسلام ایبٹ آباد میں مولانا کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔ مہتمم مدرسہ نے مولانا کی دینی و ملی خدمات پر روشنی ڈالی اور کہا، کہ باطل کی قوتوں کے سامنے مولانا کا استقلال ہمارے لئے عظیم مثال ہے۔

چکوال

دارالعلوم حنفیہ چکوال میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کا ایک اجلاس مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی وفات حسرت آیات کے سلسلہ میں ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حافظ عبدالرحمٰن قاسمی نے کہا کہ مولانا گل بادشاہ

کی وفات ایک عظیم قومی سانحہ ہے۔ جس کی تلافی ناممکن ہے مولانا مرحوم نے جو شاندار خدمات ملک و ملت، اور مذہب کے لئے دی ہیں وہ کبھی بھی تاریخ فراموش نہ کر سکے گی۔

چارسدہ

قاضی فضل دیان ناظم جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چارسدہ نے ایک تعزیتی بیان میں قائد جمعیۃ سرحد مولانا سید گل بادشاہ کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ بیان میں آپ نے کہا کہ مولانا مرحوم کی موت سے ملک ایک نہایت مخلص اور سیاسی بصیرت رکھنے والے راہنما سے محروم ہو گیا ہے مولانا مرحوم کی ملی و دینی خدمات پاکستان اور برصغیر کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔ وطن کو انگریزی سامراج سے آزاد کرانے اور مسلمانوں کو ہندوؤں کے غلبہ سے نجات دلوانے جو گراں قدر خدمات مولانا مرحوم نے انجام دیں۔ ان کی یاد ہمیشہ باقی رہے گی۔ جمعیۃ علماء سرحد کے وہ دل تھے۔ اور ان کے اخلاص و دانشمندی کے دوست و دشمن سب ہی قائل تھے۔ ایسے حضرات کی موت صرف گھر والوں کے لئے مصیبت نہیں ہوتی۔ بلکہ پورے ملک کے لئے اور اہل زمین کے لئے مصیبت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ غیب سے کوئی مثیل و بدل عطا فرمائیں۔ مرحوم اکابر دیوبند کی یادگار تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائیں، اور پسماندگان و متعلقین کو صبر جمیل عطا کریں۔

بالاکوٹ

بالاکوٹ۔ مورخہ ۱۱ کو جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد بالاکوٹ میں بعد نماز عصر مولانا سید گل بادشاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مولانا کی دینی و ملی خدمات کو سراہا گیا اور بالاکوٹ کی تمام مزاروں میں قرآن خوانی کر کے ایصال ثواب کیا گیا!

اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں۔

بلوچستان کی ڈائری

(جناب منظور احمد سیکرٹری اطلاعات جمعیۃ بلوچستان)

کوئٹہ میں سینٹ کے انتخاب کے لئے ہفتہ بھر سے جوڑ توڑ ہو رہا تھا اور سیاسی جماعتیں اپنے اپنے امیدواروں کو ٹکٹ دینے کے بعد اب ان کی یقینی کامیابی کے لئے دوڑ دھوپ کر رہی تھیں۔ اسی طرح ۵ جولائی تک بلوچستان سے سینٹ کے انتخابات کے لئے چودہ امیدواروں نے کاغذات داخل کئے۔ جن کی ترتیب اس طرح رہی۔

نیشنل عوامی پارٹی ۵۔ جمعیۃ علماء اسلام ۱۔ پیپلز پارٹی ۵ اور ۳ آزاد امیدواروں نے بھی کاغذات داخل کئے۔ اسی طرح بلوچستان اسمبلی سے ۲۱ اراکین اسمبلی نے صرف ۱۰ سینٹ کے امیدواروں کا انتخاب کرنا تھا۔ ۷ر جولائی کا دن اور رات سیاسی جماعتوں کے لئے نہایت مصروف دن رہا۔ اور اس دوران کچھ لوگ راتوں رات ووٹروں کو لاکھوں روپوں کا لالچ دے کر ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے آیئے، ۸ر جولائی کی مصروفیات سے اندازہ لگائیں کہ کون کس حد تک کامیاب ہوا۔

۸ر جولائی کی صبح کو بلوچستان اسمبلی کے چاروں طرف پولیس اور ریزرو پولیس بھاری تعداد میں تعینات کی گئی۔ تاکہ سینٹ کے انتخابات سکون سے ہو سکیں اور پولنگ اسٹیشن جو کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی میں ہی تھا۔ وہاں کسی قسم کی غیر قانونی بات نہ ہو۔ اور سیاسی جماعتوں کے کارکن پولنگ اسٹیشن کے پاس کسی قسم کی برائی نہ پھیلا سکیں ۸½ بجے تک تمام ووٹر یعنی بلوچستان اسمبلی کے معزز اراکین اسمبلی ہال میں پہنچ گئے۔ جن میں نواب غوث بخش رئیسانی میر دوست محمد خاں، شہزادہ عبدالکریم۔ سردار عطاء اللہ خاں مینگل۔ میر یوسف مگسی۔ میر چاکر خاں۔ مولوی محمد حسن شاہ۔ میر غلام قادر آف لسبیلہ۔ مس فضیلہ عالیانی سردار انور خاں کھترانی۔ حاجی سیف اللہ خاں پراچہ میر شہنواز خاں شاہیانی۔ مولوی صالح محمد۔ سردار عبدالرحمن نواب خیر بخش مری۔ احمد نواز بگٹی۔ نوابزادہ شیر علی خاں سردار محمد خاں باروزئی۔ مولوی شمس الدین۔ عبدالصمد خاں اچکزئی۔ میر گل خاں نصیر شامل تھے۔ ان کے ساتھ ہی ساتھ سینٹ کے چودہ امیدوار بھی، جن میں چنگیز خاں (آزاد) حاجی سید حسن شاہ (نیپ) حاجی عبدالحلیم (نیپ پختون خواہ) زمرد حسین (نیپ) قاضی مفیض الحق (پیپلز پارٹی) محمد زمان خاں اچکزئی (جمعیۃ علماء اسلام) محمد ہاشم خاں غلزئی (نیپ) مرزا محمد طاہر خاں (پیپلز پارٹی) حضور بخش (آزاد) عبدالنبی (پیپلز پارٹی) محمود عزیز کرد (نیپ) عبدالواحد کرد (نیپ) میر نبی بخش زہری (پیپلز پارٹی) اور نبی بخش اپنے اپنے پولنگ ایجنٹوں کے ہمراہ پہنچ گئے۔ بلوچستان سے سینٹ کے امیدوار کو ۲۱۸۲ نمبر حاصل کرنا ضروری تھے۔ اس طرح ہر امیدوار کو کم از کم ایک مکمل ووٹ حاصل کرنا ضروری تھا، اور اس طرح باقی ماندہ نمبر امیدوار کو اپنے دوسرے حمایتی ووٹر سے حاصل کرنا تھے۔ یہ انتخاب اپنی نوعیت کا پہلا دلچسپ انتخاب تھا۔ جس کا دار و مدار نمبروں پر تھا سب سے پہلے سوا نو بجے جناب غوث بخش رئیسانی وزیر خوراک نے اپنا ووٹ ڈالا۔ اور آخری ووٹ جناب میر گل خاں نصیر نے۔ تقریباً ۱۱½ بجے ووٹ ڈالا۔ اس دوران بلوچستان اسمبلی کے ۲۱ ووٹروں نے اپنی پسند کے ان امیدواروں کو ووٹ دیئے۔ جن کے نتائج حسب ذیل رہے۔

اس طرح امیدواروں کو اس طرح ووٹ ملے۔

(۱)	چنگیز خاں	۱	(۲)	حاجی سید حسن شاہ	۱
(۳)	حاجی عبدالحلیم	۱	(۴)	زمرد حسین	۲
(۵)	قاضی مفیض الحق	۵	(۶)	محمد زمان اچکزئی	۲
(۷)	ہاشم خاں غلزئی	۱	(۸)	مرزا طاہر	۲
(۹)	حضور بخش ڈومکی	۲	(۱۰)	عبدالنبی جمالی	۲
(۱۱)	میر عبدالواحد کرد	۲	(۱۲)	میر نبی بخش زہری	۲
(۱۳)	محمود عزیز کرد	۲	(۱۴)	نبی بخش کھوسہ	۰

مندرجہ بالا امیدواروں میں سے جن کو ۲ ووٹ ملے وہ براہ راست کامیاب امیدوار چنے گئے۔ ان کے علاوہ حاجی عبدالحلیم کو ۳۶ نمبر نیپ اور جمعیۃ کے مشترکہ نمبروں کے ملے۔ اور وہ کامیاب امیدوار قرار دیئے گئے اور حاجی سید حسین شاہ صاحب کو ۵۴ نمبر نیپ کی طرف سے ملے۔ اور وہ بھی کامیاب ہو گئے۔ جناب ہاشم غلزئی کا ایک ووٹ مسترد کر دیا گیا۔ جبکہ ان کے لئے اپیل کی جائے گی۔ اس کے علاوہ پیپلز پارٹی کے امیدواروں کو بھی چیلنج کیا گیا۔ کیونکہ انہوں نے ووٹ استعمال کرتے وقت پولنگ بوتھ کی روشنائی نہیں استعمال کی۔ اس طرح بلوچستان سینٹ میں پارٹی پوزیشن حسب ذیل رہی

نیشنل عوامی پارٹی	۴	
پیپلز پارٹی	۳	ایک آزاد امیدوار کی حمایت حاصل ہے
جمعیۃ علماء اسلام	۱	
نیشنل عوامی پشتون خواہ	۱	
آزاد امیدوار	۱	

اس انتخاب کا سب سے دلچسپ پہلو یہ ہے کہ نیشنل عوامی پارٹی اور جمعیۃ علماء اسلام نے بعض سیاسی مصلحتوں کی بنا پر نیشنل عوامی پارٹی پشتون خواہ (عبدالصمد اچکزئی والی پارٹی) کے واحد امیدوار کو ۳۶ نمبر دے کر کامیاب کروایا۔ حالانکہ جناب عبدالصمد اچکزئی خاص طور پر جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف بہت زہر اگلتے ہیں مگر جمعیۃ نے اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے دریا دلی کا ثبوت دیا۔ نتائج کے اعلان کے وقت جمعیۃ علماء اسلام اور دیگر پارٹیوں کے کارکنوں نے کامیاب امیدواروں کو مبارکباد دی حاجی عبدالحلیم صاحب جمعیۃ علماء اسلام کے اس رویہ سے بڑے متاثر ہوئے کہ خلاف توقع جمعیۃ نے ان کی بھرپور حمایت کی۔ بلوچستان سے سینٹ کے امیدواروں میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے جمعیۃ کے جنرل سیکرٹری محمد زمان اچکزئی بحیثیت سینیٹر کامیاب ہوئے

تعارف و تبصرہ

ماہنامہ الرشید لاہور

ملک کے معروف دینی ادارہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال نے ماہنامہ الرشید کے نام سے مجلہ کی اشاعت کا آغاز کیا ہے۔ جس کی پہلی جلد کا شمارہ ۶،۵ اس وقت ہمارے سامنے ہے ادارہ تحریر میں حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ صاحب حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب لدھیانوی، جناب حافظ عبدالرشید صاحب ارشد اور مولانا مقبول احمد صاحب جیسے معروف علماء اور اصحاب قلم شامل ہیں۔ یہ مجلہ ملک کی علمی و دینی صحافت میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کی دینی و علمی خدمات میں برکت عطا فرمائیں رسالہ کے صفحات ۴۰ ہیں۔ قیمت فی پرچہ ۸۵ پیسے۔ سالانہ دس روپے۔ کتابت و طباعت عمدہ۔ ملنے کا پتہ: مکتبہ رشیدیہ ۳۲۔ لے شاہ عالم مارکیٹ لاہور

راہ سلیم

از جناب احمد الدین جالندھری۔ ناشر مکتبہ دعوت الحق دولت دروازہ ملتان۔ کتابت و طباعت گوارہ صفحات ۵۰ قیمت ۱/۵۰

اس رسالہ میں مصنف نے بیعت کی ضرورت افادیت اور آداب پر عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے۔ مفید رسالہ ہے۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

راہ نجات

از ڈاکٹر اسرار احمد ایم بی بی ایس۔ شائع کردہ انجمن کالج لاہور۔ کتابت و طباعت عمدہ۔ قیمت درج نہیں۔

یہ جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی ایک تقریر ہے جس میں انہوں نے اپنے مخصوص پیرایہ میں سورہ والعصر کی تشریح و توضیح فرمائی ہے۔ تقریر میں قابل قدر معلومات جمع کی گئی ہیں۔ جدید تعلیم یافتہ حضرات کو خصوصیت سے اس سے استفادہ کرنا چاہیئے۔

اہل وطن کے لئے دعوتِ غور و فکر

از قلم مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب۔ شائع کردہ دارالارشاد کیمبلپور۔ صفحات ۳۲۔ قیمت ۲۵ پیسے

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب مدظلہ نے اس مختصر کتابچہ میں قادیانیوں کی ملت دشمن سرگرمیوں کو بے نقاب کرتے ہوئے اس مطالبہ کی وضاحت فرمائی ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

آپ نے اس مطالبہ کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ اس رسالہ کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی ضرورت ہے۔ (مدیر)

طوفانی دورہ پونچھ کی کہانی

حروف و الفاظ کی زبانی

انشا
مولوی محمد اسحاق خان ناظم جمعیۃ علماء
آزاد جموں و کشمیر

(قسط نمبر ۲)

بیریانی، سدھن گلی و چھتر

پروگرام کے مطابق قافلۂ جمعیۃ نے باغ سے فارغ ہونے کے بعد بیریانی اور سدھن گلی میں جانا تھا اور اس مقصد کے لیئے وہاں کے مخلصین نے ٹیکسی بھی بک کرائی تھی۔ لیکن اچانک بارش کی وجہ سے سڑک ٹوٹ گئی اور ٹریفک بند ہو گئی۔ جس کے باعث وہاں کا پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔ حالانکہ وہاں پر صوبیدار محمد اسلم خان صاحب کی قیادت میں شیدایان ختم نبوت چشم براہ اور منتظر استقبال تھے۔ اس لیئے قافلہ سالاران جمعیۃ نے وہ وقت باغ میں بعض خصوصی میٹنگوں میں صرف کیا۔ اور پھر اپنے پروگرام کے مطابق چھتر کے لیئے روانہ ہو گئے جہاں مولانا محمد خان صاحب کی قیادت میں ان کا استقبال کیا گیا اور سابق چیئرمین علاقہ سردار محمد صادق خان صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔

مولانا عبدالمجید ندیم کی آمد

یہاں پر خطیب پاکستان، فاضل نوجوان، مقرر شعلہ بیان مولانا عبدالمجید صاحب ندیم بھی پہنچ گئے، جو اس کے بعد ریڑہ۔ ڈھلی، عباسپور، ہجیرہ۔ تراڑ کھل اور پلندری کے اجتماعات میں قافلۂ جمعیۃ کے ہمراہ اپنے مخصوص انداز میں اپنی شعلہ بیانی اور زمزمہ سنجی سے جبال و کوہساروں کو گرماتے اور عوام و خواص سے خراج داد و تحسین وصول کرتے رہے اور توحید و رسالت کے نغمے اس لے میں الاپتے رہے کہ پرسکون ماحول بھی رقصاں نظر آنے لگتا۔

ریڑہ ڈھلی

اس کے بعد قافلہ جمعیۃ ریڑہ اور ڈھلی کے لیئے روانہ ہو گیا۔ ریڑہ میں مولانا احمد الدین صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا اور یہاں جمعیۃ کے ایک نوجوان کارکن و جواں سال عالم دین مولانا ظہور احمد نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور ڈھلی کا جلسہ جناب میجر ایوب خان صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اور بہت ہی کامیاب رہا۔

میجر ایوب خان صاحب اور پیر مخدوم صاحب کی تقریریں

ڈھلی کے اجتماع میں اس تاریخی قرارداد کے محرک جناب میجر محمد ایوب خان صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ میرا ضمیر بہت ہی مطمئن و مسرور ہے کہ مجھے ناموس رسالت کے لیئے اس قرارداد کے پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے کہا کہ پچھلے سال حج پر جانے کے بعد مجھے مرزائیت کی حقیقت پوری طرح واضح ہوئی اور مجھے یہ یقین ہو گیا کہ مرزائی کسی بھی طرح مسلمانوں کا فرقہ نہیں قرار پا سکتے۔ اب ہم اس قرارداد کو ضرور قانون بنوائیں گے۔ اور کسی بھی مصلحت یا دباؤ کی وجہ سے اپنے موقف سے دست کش نہیں ہوں گے۔ آپ نے جمعیۃ کے راہنماؤں خصوصاً حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب کو زبردست خراج تحسین پیش کیا کہ وہ اس انتہائی اہم مسئلہ پر اس طرح ملک کے کونے کونے کا دورہ کر رہے ہیں۔ آپ نے ان لوگوں پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا۔ جو صرف زبانی زبانی عشق رسول کا دم بھرتے اور عملی قربانی کے وقت کہیں نظر نہیں آتے۔ آپ نے کہا۔ یہ لوگ حضور کے سچے عاشق نہیں قرار پا سکتے۔

اس موقع پر ڈھلی کی جامع مسجد کے خطیب جناب مخدوم صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ صرف مرزائی ہی ایک ایسا فرقہ ہے جو اجتماعی طور پر سب مسلمانوں کے نزدیک کافر ہے۔ آپ نے کہا کہ پونچھ میں سب سے پہلے میں نے ہی ان کافروں کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ آپ نے پرجوش انداز میں مرزائیوں کو للکارتے ہوئے کہا کہ خبردار اگر کوئی مرزائی میرے حلقے میں پایا گیا تو میرے ہاتھوں قتل ہو جائے گا۔ کیونکہ میں ختم نبوت کے ان چوروں کو کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔

ڈھلی کے اس کامیاب جلسہ کے بعد قافلہ جمعیۃ عباسپور کے لئے تیار ہو گیا اور عباسپور سے ایک مشہور و معروف دینی شخصیت جناب حاجی محمد افضل خان صاحب نے انہیں لینے کے لئے سپیشل جیپ بھیجدی جو سوا نو بجے شام انہیں لیکر روانہ ہو گئی

ایک دلفریب و روح پرور منظر

جب قافلہ جمعیۃ اس سپیشل جیپ کے ذریعے لاکوٹ اور محمد گلی کے راستے عباسپور کے لیئے روانہ ہو گیا تو راستے میں حسن فطرت سے مالامال محمد گلی نے جس دلفریب و روح پرور طور پر اس کا استقبال کیا وہ قابل دید و لائق نظارہ تھا۔ فلک بوس و سبزہ پوش پہاڑیاں مہر بلب تھیں، اور ان پر قطار اندر قطار دیاڑ و بیاڑ کے لمبے لمبے خوبصورت درخت صف بستہ استقبال کر رہے تھے۔ چھٹتی آبشاریں اپنے سیمیں دانت کھولے نازاں و فرحاں خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ پرندے اپنی خوشنما آوازوں کی دھنیں بجا رہے تھے۔ اور یہاں سے کچھ دور ہی ان پہاڑیوں کی اوٹ میں بارہ مولا کی ایک گل پوش و عطر بیز وادی "لولاب" کے ایک مکین دیوبند کے چشم و چراغ انور شاہ کاشمیری (نوراللہ مرقدہٗ) کی روح اپنے مہمانوں کو خوش آمدید کہہ رہی تھی۔ اور یہاں معلوم ہو رہا تھا، ان ہی کے مقرر کردہ امیر شریعت، خطیب امت، پروانۂ ختم نبوت، حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی روح پرفتوح شہدائے ختم نبوت کی ارواح کے ہمراہ ان بلند و بالا پہاڑوں و درختوں پر ختم نبوت کے نام پر سرگرداں، ان قافلہ سالاروں کو سلام کہہ رہی تھی اور سورج اس دلربا منظر کے نظارہ کی تاب نہ لاتے ہوئے تیزی سے اپنی کمین گاہ کی طرف روانہ ہو رہا تھا، اور ان کو شفق کی مدھم مگر خوشنما روشنی کے حوالے کر کے رخصت ہو رہا تھا۔ گویا وہ ان کو اپنی زبان بے زبانی میں فطرت کی عنابندی کا عمل سمجھاتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ کسی عظیم مقصد کے لئے خود مٹ کر ہی دوسروں کی گل گونی کا سامان کیا جا سکتا ہے۔ اس روح پرور منظر میں ندیم صاحب کا لطیف مزاج اور حساس دل رہ رہ کر مچل پڑتا۔ اور وہ کبھی بے اختیار اتر کر مخملیں سبزہ زار پر دوڑتے ہوئے حسن فطرت کی امین اس بے مثال دیوی سے ہمکنار ہونے لگتے۔

عباسپور، ہجیرہ اور تراڑ کھل

عباسپور میں عظیم الشان اجتماع ہوا جس کی صدارت جناب حاجی محمد افضل خان صاحب نے کی۔ جو علاقہ بھر ایک ممتاز و مخیر اور صحیح المسلک و راسخ العقیدہ شخصیت کے مالک ہیں۔ یہاں جمعیۃ کے دو اور راہنما جناب مولانا محمد الیاس صاحب اور حضرت مولانا فضل کریم صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اگلے روز

وفد ہجیرہ روانہ ہوگیا۔ جہاں جامع معقول و منقول جناب مولانا محمد یونس صاحب ہزاروی مہتمم جامعہ مدینہ ہجیرہ کی سربراہی میں ان کا استقبال کیا گیا۔ ۹ سے ۱۲ بجے یہاں جلسہ کرنے کے بعد اکابرین جمعیۃ کا یہ نمائندہ وفد تراڑکھل پہنچ گیا۔ جہاں جمعیۃ کے حلقہ تراڑکھل کے ناظم اور نوجوان فاضل مولانا محمد صدیق خاں صاحب اور الحاج مولانا محمد حیات خاں صاحب خطیب جامع مسجد نے ان کا استقبال کیا۔ ۲ سے پانچ بجے شام تک یہاں جلسہ کرنے کے بعد یہ قافلہ تراڑکھل کے ایک معروف دھیجر اور مخلص وناظر صاحب جناب سردار عقل حسین خانصاحب کی جیپ میں رات پلندری پہنچ گیا۔

پلندری، آزاد پتن اور منگ و تھوراڑ

جہاں اگلے روز ایک عظیم الشان جلسہ سے فارغ ہونے کے بعد دن کے ایک بجے پتن کے لئے کوچ کر دیا اور وہاں جلسہ کرنے کے بعد منگ کو چل دیئے۔ پتن میں حاجی عبداللہ خانصاحب، سردار محمد عظیم خاں صاحب اور سردار علی حسین خانصاحب نے ان کا استقبال کیا اور منگ میں ضلع پونچھ کے امیر جمعیۃ جناب مولانا محمد حسین خاں صاحب نے ان کا استقبال کیا۔ یہاں خطیب کشمیر جناب مولانا عبدالعزیز خانصاحب تھوراڑوی بھی پہنچ چکے تھے۔ منگ کے عظیم الشان جلسہ سے فارغ ہوکر یہ قافلہ ظہر کے وقت تھوراڑ کے رئیس جناب الحاج کرنل تصدق حسین خاں صاحب کے ہمراہ ان کی جیپ میں روانہ ہوگیا۔ ان مقامات پر جناب کرنل صاحب مذکور نے بھی خطاب کیا۔ جو سدھن ایجوکیشنل کانفرنس کے صدر ہیں۔ اور پھر شام کو یہ قافلہ اپنے پروگرام کے مطابق راولاکوٹ پہنچ گیا۔ جہاں جمعہ کے عظیم الشان اجتماع میں [illegible] کیا گیا۔ اور پھر دوسرے روز پہلے وقت میں چھوناڑ جلسہ کرنے کے بعد پانیولہ میں شام کو آخری جلسہ کیا۔ جہاں بارش کے باوجود لوگ بڑے سکون سے جلسہ سنتے رہے

تقاریر کا خلاصہ

جمعیۃ کے راہنماؤں کی اس عظیم الشان اور طوفانی دورہ میں جو شعلہ بار تقریریں کی گئیں۔ ان کا حاصل اور خلاصہ یہ تھا کہ آزاد کشمیر اسمبلی کی پاس کردہ قرارداد ایک تاریخی کارنامہ ہے۔ اسے فوری طور پر قانونی شکل دیکر عملی طور پر نافذ العمل قرار دیا جائے۔ کیونکہ یہ اسلامیان ملت کا متفقہ اور دیرینہ مطالبہ ہے۔ نیز مرزائیوں کا یہ کہنا بھی بالکل غلط ہے کہ اس قرارداد سے تحریک آزادی کشمیر کو نقصان پہنچے گا، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس سے تحریک آزادی کشمیر کو تقویت ملے گی، کیونکہ اس سے ایک طرف ختم نبوت کی دیوار میں نقب لگانے والے چور اور مار آستین بنے ہوئے دشمنان ملت الگ ہو جائیں گے اور مسلمان ان کے مکر و فریب سے محفوظ رہ سکیں گے اور دوسرے اس سے مسلمانوں میں ایک نیا جوش و ولولہ پیدا ہوگا کہ ہمارے ملک میں اسلام اور خاتم النبیین کے خلاف کسی بھی قسم کی سازش کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح مرزائیوں کی طرف سے پھیلائی جانے والی یہ غلط فہمی بھی بے بنیاد ہے کہ اس طرح دوسرے فرقوں کو بھی کافر قرار دینے کی رسم چل نکلے گی اور یہ اس لئے بے بنیاد ہے کہ مرزائیوں کے ساتھ تمام مسلمانوں کا جو بنیادی اختلاف ہے وہ دوسرے کسی بھی فرقے سے نہیں۔ بلکہ وہ سب اختلافات فروعی قسم کے ہیں۔ اور جب مرزائی خود ببانگ دہل یہ کہتے ہیں کہ مرزا کی نبوت کو نہ ماننے والے سب کافر ہیں، اور اس طرح مرزائی گویا ساری دنیا کے کروڑہا مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں تو پھر وہ کس منہ سے کہہ سکتے ہیں کہ اس قرارداد کے ذریعہ مرزائیوں کو کافر قرار دے کر اسلامیان ریاست کی اکثریت کو اقلیت سے بدل دیا گیا۔ اگر مرزائی دنیا بھر کے کروڑوں مسلمانوں کی تکفیر کرنے کے باوجود مجرم نہیں تو پھر چند ہزار یا مرزائیوں کے بقول چند لاکھ مرزائیوں کو کافر قرار دینا کیونکر اتنا بڑا جرم قرار پاسکتا ہے۔

حسن اتفاق

مقررین نے اپنی تقریروں میں یہ بھی کہا کہ یہ بھی عجیب و غریب حسن اتفاق ہے کہ مرزائیوں کے تابوت میں پہلا کیل بھی اسلامیان کشمیر کی طرف سے لگایا گیا اور آخری بھی انہی کی طرف سے۔ کیونکہ سب سے پہلے کشمیر کے ہی ایک مایہ ناز اور بے مثال فرزند خاتم المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کو قدرت کی طرف سے اس مسئلہ میں ایک خاص جذبہ و جنون ملا تھا۔ جس کا اندازہ آپ کی لاجواب و بے نظیر تصانیف بالخصوص اکفار الملحدین، خاتم النبیین، فیض الباری اور عقیدۃ الاسلام وغیرہ سے لگایا جاسکتا ہے اور پھر اپنے اسی جذبہ و جنون کے باعث آپ نے اس صدی کے ربع اول میں لاہور کے تاریخی شہر میں لاکھوں افراد کے مجمع عام میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو امیر شریعت مقرر کر کے خود ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور تحفظ ختم نبوت کو ان کی زندگی کا مشن قرار دیا۔ جو خود بھی اصل میں کشمیری تھے۔ اور پھر امیر شریعت بننے کے بعد آپ نے اپنی آتش نوائی سے مرزائیت کو نیم بسمل کر کے رکھ دیا۔ اور ساری زندگی اسی مقدس مشن کے لئے وقف کر دی، اور پھر ۱۹۳۶ء کے لگ بھگ کشمیر کے ہی ایک اور مایہ ناز فرزند، شاعر مشرق حکیم الامت جناب ڈاکٹر اقبال مرحوم نے حکومت وقت سے یہ مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور کم و بیش چھتیس سال کے بعد اس مطالبہ کی تکمیل بھی کشمیر ہی کی اسمبلی کو نصیب ہوئی۔ انور شاہ کشمیری، عطاء اللہ شاہ بخاری کشمیری اور ڈاکٹر اقبال کشمیری کی آواز کو کشمیر ہی کی اسمبلی کی طرف سے لبیک کہا جانا کتنا عجیب حسن اتفاق ہے

عام تاثر

جمعیۃ کے مرکزی رہنماؤں کے اس طوفانی دورے کے بہت ہی اچھے اور مثبت اثرات مرتب ہوں گے، کیونکہ یہ پہلا موقع تھا کہ مسئلہ ختم نبوت کے بارہ میں اسقدر جامع جاندار اور ٹھوس پروگرام اتنی مختصر مدت میں اتنے بڑے علاقہ میں اس طرح پیش کیا گیا۔ اسی طرح جمعیۃ کا یہ پرزور مطالبہ کہ قانون کمیٹی پاس کردہ قانون کو فی الفور اور مکمل طور پر نافذ کیا جائے، اس قدر زور سے دوہرایا گیا کہ اب اس کے پورا ہونے کی بہت بڑی توقع ہے۔ عام لوگوں کو اس طوفانی دورہ کے بارہ میں کہتے سنا گیا کہ یہی وہ لوگ ہیں جو صحیح معنوں میں اسلام کے خادم اور اس کے سچے جانثار ہیں۔ جنہوں نے ہر کٹھن اور مشکل وقت میں جذبۂ قربانی سے سرشار ہوکر اپنے آپ کو پیش کیا۔ نیز یہ کہ مرزائی دوسرے عام مسلم فرقوں کی طرح ایک فرقہ نہیں بلکہ یہ فرقہ بنیادی طور پر ہم سے اس قدر مختلف ہے کہ ہمارے درمیان کوئی رشتہ و تعلق نہیں ہوسکتا۔ اور اسے غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے متعلق آزاد کشمیر اسمبلی کی پاس کردہ قرارداد ایک تاریخی نوعیت کی قرارداد اور بے مثال کارنامہ ہے اور اس کا جلد از جلد قانون بننا اشد ضروری ہے ورنہ یہ ایک تاریخی المیہ ہوگا۔

جمعیۃ انڈسٹریل ایریا کا انتخاب

ہری پور ہزارہ جمعیۃ علماء اسلام انڈسٹریل ایریا کا اجلاس مولانا خلیل الرحمٰن صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا اور آئندہ تین سال کے لئے درج ذیل حضرات کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ امیر عبدالرزاق۔ نائب امیر ۱ غلام حقانی۔ نائب امیر ۲ صوفی محمد پرویز۔ نائب امیر ۳ احمد نور۔ ناظم اعلیٰ عبدالقیوم۔ ناظم ۱ حمید احمد صدیقی۔ ناظم ۲ قاضی محمد امین۔ ناظم ۳ محمد اسلم۔ ناظم دفتر دلاور خاں۔ نائب ناظم دفتر ۲ اقبال حسین جہانگیر خاں۔ ناظم نشر و اشاعت حمید احمد صدیقی۔ نائب ناظم نشر و اشاعت ۲ سردار اورنگ زیب خاں۔ سالار اعلیٰ محمد اشرف۔ سالار غلام سرور

اس کے علاوہ کئی قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت صوبہ سرحد سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فدا حسین اور دیگر سیاسی رہنماؤں کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان میں نیپ اور جمعیۃ کی اکثریتی پارٹی کی حکومت کو فوری طور پر بحال کرکے ملک میں بے اطمینانی کو دور کیا جائے۔

(۳) یہ اجلاس امیر مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا لال حسین اختر اور حضرت پیر خورشید احمد کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ان کی وفات کو ملک اور ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان سمجھتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کا اجلاس

میانوالی۔ مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر ضلع منعقد ہوا جس میں امیر ضلع نے گذشتہ حالات پر مختصر اور جامع تقریر فرمائی۔ جماعت کی ذمہ داریوں پر پوری روشنی ڈالی۔ آئندہ کام کرنے کی ترغیب دی کاروائی حسب ذیل ہے:۔

(۱) ایجنڈا کی پہلی دفعہ گذشتہ کام کے جائزہ کے تحت حضرت مولانا محمد رمضان صاحب اور حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب نے تفصیل سے ذکر کیا۔ تمام حالات کو شوریٰ کے سامنے رکھا۔ جمعیۃ کے بارے میں جو غلط افواہیں اور پروپیگنڈا ہوتا رہا ہے۔ اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

(۲) آئندہ کام کرنے کے لئے جو طریق تجویز کیا گیا وہ حسب ذیل ہے۔

- طے پایا کہ ہر حلقہ میں ناظم حلقہ کی وساطت سے شاخہائے حلقہ کا اجلاس ماہانہ ہوا کرے۔
- ضلعی عہدیدار امیر ضلع و ناظم اعلیٰ ہر ماہ میں دو دن فارغ کر کے ناظم حلقہ کی معیت میں دورہ کریں گے جہاں ناظم حلقہ طے کریں گے۔
- ضلعی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہر تین ماہ بعد امیر ضلع و ناظم اعلیٰ جہاں مناسب سمجھیں رکھیں۔

(۳) مالیاتی فنڈ کی مضبوطی کے لئے مندرجہ ذیل امور طے پائے۔

گذشتہ طے شدہ منصوبہ کے تحت ہر ناظم حلقہ اپنی اپنی شاخہائے جمعیۃ سے ساٹھ روپے سالانہ کے حساب سے رقم وصول کر کے ضلع کو روانہ فرمائیں۔

(۴) جیپ کے متعلق طے پایا کہ اسے فروخت کر دیا جائے اور جو حلقہ خریدنا چاہے قیمت طے کر کے خرید لے اور بقایا دو حلقوں کو اپنا حصہ ادا کرے۔

مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس حضرت مولانا پیر سید خورشید احمد صاحب خلیفہ مجاز حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا لال حسین اختر صاحب امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا اور اسے ملک و ملت کے لئے ایک سانحہ عظیم و ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ رب العزت مرحومین کو جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل و اجر جزیل سے نوازے۔

(احمد سعید ناظم ضلعی جمعیۃ)

تپہ شوگرہ تحصیل چارسدہ کی شاخوں کا انتخاب

قصبہ مرزا ڈھیر:۔

امیر — مولانا سعد گل صاحب
نائب امیر — مولانا نور الحق صاحب
ناظم اعلیٰ — مولانا احمد حسین صاحب
ناظم — صاحبزادہ عبدالحکیم صاحب
سرپرست — مولانا معاذ الرحمٰن خاں مہتمم دار العلوم جامعہ ملیہ مرزا ڈھیر
سالار — فضل رازق صاحب

قصبہ ترناب

امیر — مولانا سید صفی اللہ صاحب
نائب امیر — میاں امیر شاہ صاحب
ناظم اعلیٰ — مولانا حمید الرحمان صاحب
ناظم — مولانا عبدالرحمان صاحب
سالار — نیر مشرف میاں صاحب

قصبہ الیان

امیر — عبدالقادر خاں صاحب
نائب امیر — مولانا عبدالسلام صاحب
ناظم اعلیٰ — فضل وہاب صاحب
ناظم — گل رحیم صاحب
سالار — وزیر محمد صاحب
خازن — عبدالودود صاحب

قصبہ چتہ

امیر — میاں محمد رفیق شاہ صاحب
نائب امیر — حاجی صحبت خاں صاحب
ناظم اعلیٰ — میاں فقیر محمد شاہ صاحب
خازن — عمرا خاں صاحب

(محمد شریف ناظم اعلیٰ تپہ شوگرہ تحصیل چارسدہ)

بقیہ صفحہ

یہاں ضمناً اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ تبلیغ کے نام پر زرمبادلہ دیا بھی جا رہا ہے تو عموماً اسرائیل ہی فرقہ نوازا جاتا ہے۔ جو مسلمانوں اور عالم اسلام کے چودہ سو سالہ عالمگیر اخوت اور اتحاد کے لئے ضرب کاری بنا ہوا ہے۔ پاکستان کا فتنہ قادیانیت ہماری سرپرستی کی وجہ سے اور مالی وسائل کے ذریعہ دنیا میں پھیل رہا ہے۔ جبکہ اس کی ستم کاریوں کی وجہ سے ہم آدھے ملک سے محروم ہو گئے اور اب آدھا ملک بھی ان کی زد میں ہے۔ ہم وثوق سے کہتے ہیں اور اس میں ملک کا مفاد ہے کہ قادیانیوں کے رشتے اسرائیل اور بھارت سے ملے ہوئے ہیں۔ میں نے یہ سوالات باقاعدہ اسمبلی میں داخل کئے تھے۔ جنہیں مسترد کر دیا گیا۔ اقلیت قرار دینے کے بارے میں میری قرارداد کو خلاف ضابطہ قرار دیا گیا۔

ہمارے ملک کو جو معاشی بحران کا سامنا کرنا پڑا مشرق و مغرب میں اقتصادی لحاظ سے نفرت بڑھ گئی۔ اس میں اس منصوبہ بندی کا اہم حصہ تھا جس کا سربراہ ہم نے ایک مرزائی ایم۔ ایم احمد کو بنایا۔ اور آج یہی لوگ ہماری افواج تک قابض ہیں۔

الغرض کفر و ارتداد کے پھیلانے میں ہمارا سرمایہ اور وسائل تو خرچ ہو سکتے ہیں۔ "قادیانیت کا مسئلہ زیر بحث آیا تو کہ سپیکر صاحب نے تقریر کا سلسلہ سختی سے منقطع کرا دیا اور حضرت شیخ الحدیث صاحب کو اپنی تقریر ختم کرنی پڑی)

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کا انتخابی اجلاس

حسب پروگرام ۲۲ جولائی بروز اتوار صبح نو بجے مدرسہ قاسم العلوم کچہری روڈ ملتان میں منعقد ہو رہا ہے جس میں آئندہ سہ سالہ مدت کے لئے عہدہ داروں کے انتخابات کے علاوہ صوبہ کی عمومی سیاسی صورت حال پر بھی غور و خوض کیا جائے گا۔ تمام اضلاع کے نظماء و امراء کو نمائندگان کے لئے دعوت نامے بھیجدیئے گئے ہیں۔ جملہ نمائندگان دعوت نامے ہمراہ لائیں۔

(مولانا) عبیداللہ انور
(امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب)

دفتر پیام حج گوجرانوالہ

ہم عوامی حکومت کی منصفانہ حج پالیسی کا خیر مقدم کرتے ہوئے آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ادارہ پیام حج کی اعلیٰ کارکردگی صحیح رہنمائی پر بھروسہ کرتے ہوئے ہمیں ایک بار خدمت کا موقع ضرور دیں۔

ناظم ادارہ پیام حج
الحاج بشیر احمد بوہڑ بازار چوڑیگراں چوک بیری والا
گوجرانوالہ — فون نمبر ۲۰۳۴

(اشتہار)

حضرت علامہ محمد دوست قریشی

۲۴ جولائی بروز منگل بعد نماز عشاء ایمن آباد شہر — ۲۵ جولائی بروز بدھ بعد نماز عشاء ریلوے کوارٹر وزیر آباد، ۲۶ جولائی بروز جمعرات بعد نماز عشاء منڈھیالہ وڑائچ میں تبلیغی جلسوں سے خطاب کریں۔

تنظیم اہل السنۃ ضلع گوجرانوالہ



آہ! پیارا سعید

تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل ہماری جمعیۃ طلباء اسلام لاہور کے ایک سرگرم رکن جناب ریاض احمد صاحب جنہوں نے انجینیرنگ یونیورسٹی لاہور سے حال ہی میں سند حاصل کی تھی، تقریباً ایک ماہ بستر علالت پر رہ کر داعیٔ اجل کو لبیک کہا تھا۔ ابھی اُن کا زخم ہرا ہی تھا کہ ہمارے ایک اور جواں سال اور بہت ہی پیارے ساتھی جناب محمد سعید صاحب احسن یکم جولائی کو بس کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو کر ۲ جولائی کو ہمیں داغِ مفارقت دے گئے۔ مرحوم محمد سعید صاحب زرعی یونیورسٹی لائلپور سے ایف ایس سی کرنے کے بعد جی ڈی پائلٹ کا آخری ٹسٹ دینے کے لئے راولپنڈی جا رہے تھے کہ گجرات کے قریب بس کو حادثہ پیش آگیا۔ جو ان کی موت کا سبب بنا۔ مرحوم ایک اولوالعزم، جانباز، مخلص اور جمعیۃ طلباء اسلام کا نہایت ہی سرگرم رکن تھا۔ جمعیۃ طلباء اسلام تلمبہ ضلع ملتان کی مجلس شوریٰ کا سینیئر رکن تھا۔

مرحوم خوب رُو، خوب سیرت، کھِلا ہوا جسم ہنس مکھ کتابی چہرہ اور لمبے قد کا مالک تھا۔ اپنے والدین کا آخری سہارا تھا۔ اس سے قبل اس کے دو جوان بھائی اپنے والدین کو داغِ مفارقت دے کر جا چکے تھے حقیقت تو یہ ہے کہ جہاں اس کے غمگین والدین اپنے اس آخری سہارے سے محروم ہوئے۔ وہاں ہماری جمعیۃ طلباء اسلام بھی اپنے ایک عزیز ترین اور ہمدرد ساتھی سے محروم ہو گئی۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ والدین اور دیگر پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائیں۔ ہم سب ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

(سید مطلوب علی زیدی)

انتقال پر ملال

جمعیۃ طلباء اسلام پیر گوٹھ کے صدر اور ہمارے جواں سال ساتھی جناب غلام شبیر صاحب عباسی کی والدہ محترمہ انتقال کر گئیں ضلع خیرپور کے کنوینر جناب سید اصغر علی شاہ صاحب نے ایک اجلاس میں ایصال ثواب کے بعد ان سے تعزیت کی۔ مرحومہ کے لئے مغفرت کی دعا کی گئی اور پسماندگان خصوصی غلام شبیر عباسی کیلئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ ہم سب ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ (سید مطلوب علی زیدی)

اِک چراغ اور بجھا

ابھی حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر اور حضرت مولانا پیر خورشید احمد صاحب کا زخم بالکل تازہ تھا کہ ہمارے ایک بہت ہی مجاہد اور بزرگ راہنما جناب مولانا سید گل بادشاہ صاحب بھی داغِ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۱ جولائی ۱۹۷۳ء کی شام کو جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جناب مولانا سعید احمد صاحب رائپوری نے کی۔ ایصال ثواب کے بعد حضرت مولانا کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جناب محمد اسلوب صاحب قریشی اور جناب سید مطلوب علی زیدی نے فرمایا کہ حضرت مولانا قافلۂ حق کے ان مجاہدین میں سے تھے جنہوں نے انگریز ظالم کے خلاف جنگ لڑی اور انہی کی کوششوں کی بدولت انگریز ملعون کو ہندوستان کو خیرباد کہنا پڑا۔ یہ حقیقت ہے کہ انگریز کے خلاف جنگ آزادی مسلمانوں میں صرف علماء حق نے ہی لڑی حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے لیکر شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی تک علماء کی ایک جماعت ہے۔ جنہوں نے انگریز خبیث کو ناک چنے چبوا کر ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کیا، اور اس کے بعد پوری دنیائے اسلام کو اس ملعون کی غلامی سے نجات ملی۔

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب بھی اس سلسلے کے آخری لوگوں میں سے تھے جنہیں یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے حضرت مدنی قدس سرہ العزیز کی معیت میں انگریز ملعون سے جہاد کیا قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور اسی جرم کی پاداش میں تقسیم ملک کے بعد بھی انگریز کی معنوی اولاد نے تقریباً سات سال تک پاکستان جیسے اسلامی ملک میں پابند سلاسل رکھا۔ اس کے بعد جب ان لوگوں کے اقتدار کا سورج ڈھلنا شروع ہوا۔ تب مولانا کو قید و بند سے نجات ملی۔ یہ حقیقت ہے کہ مولانا کی جگہ پُر ہونی ناممکن ہے۔ کیونکہ مولانا کی جگہ جو بھی آئے گا۔ اسے اور تو تمام شرف حاصل ہو سکتے ہیں۔ لیکن انگریز خبیث کے خلاف جنگ اور پھر حضرت شیخ الاسلام کی معیت میں یہ شرف اس کو حاصل نہیں ہوگا۔ پھر بھی ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی جگہ ہمیں اسیح جانشین عطا فرمائیگا ہم نوجوانوں کو ان حضرات کے نقش قدم پر چل کر ان کے اعلیٰ مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں اور حضرت مولانا کو درجات عالیہ سے نواز کر جنت الفردوس میں بھی حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی معیت نصیب فرمائیں۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین

انتخابات

جمعیۃ طلباء اسلام ڈگری (ضلع میرپور خاص) کا نیا انتخاب زیر صدارت جناب محمود مقصود صاحب (متعلم زرعی یونیورسٹی لائلپور) منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے

صدر	جناب عبدالغفور صاحب
ناظم اعلیٰ	" حبیب الرحمٰن صاحب تبسم
خازن	" احسان الحق صاحب

ہالیجی شریف ضلع سکھر

جمعیۃ طلباء اسلام ہالیجی شریف ضلع سکھر کا انتخاب زیر نگرانی جناب شیخ عبدالغنی صاحب منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

صدر	محمد احسن صاحب لغاری
نائب صدر	نیک محمد صاحب بروہی
ناظم اعلیٰ	عبدالقادر صاحب سمیجہ
ناظم	محمد آدم صاحب بلوچ
ناظم نشریات	عبداللہ صاحب انڑھڑ
خازن	محمد معروف صاحب کرخی

مولانا عبدالصمد صاحب انڑھڑ کو سرپرست مقرر کیا گیا۔

جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت

خیرپور میرس (سندھ) پولی ٹیکنیک کالج کے دو طالب علموں جناب عبدالمنان صاحب اور جناب محمد علیم صاحب اختر نے جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت اختیار کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام ہی طلبہ کی واحد تنظیم جو صحیح معنوں میں اسلامی نظام تعلیم کے لیے کوشاں ہے جناب سید اصغر علی شاہ صاحب نے ان حضرات کا خیرمقدم کیا اور انہیں مبارکباد پیش کی۔

رسم پرچم کشائی

جمعیۃ طلباء اسلام حافظ آباد کے صدر جناب عبدالحمید عاصم اور جناب نذیر گیلانی نائب صدر جمعیۃ طلباء اسلام لاہور نے پرچم کشائی کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ پرچم ہر جماعت ایک نشان ہوتا ہے اور ہر جماعت اس نشان پر مر مٹنے کیلئے تیار ہوتی ہے۔ مولانا الطاف حسین نے رسم پرچم کشائی ادا فرمائی

قومی اسمبلی میں نئے بجٹ پر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی تقریر

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب سپیکر صاحب! نئے بجٹ پر کوئی مفصل تبصرہ کرنا مقصود نہیں۔ اعداد و شمار اور حساب و کتاب کے اس فن کے لیے الگ لوگ ہیں مگر دینی اور اسلامی نقطۂ نظر سے چند معروضات پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں نئے بجٹ پر مختصر تبصرہ کرتے ہوئے اس کی چند خامیوں پر گفتگو کرنے سے قبل میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ کچھ اچھے پہلوؤں کی تحسین ہو۔ ملک کے غیر معمولی حالات اور جن بحرانوں سے ہم گذرتے جا رہے ہیں۔

اور جس غیر یقینی کیفیت سے ہم دوچار ہوئے ہیں۔ اس کی بناء پر بجٹ سے قبل لوگوں کو بڑے خدشات تھے۔ مختلف افواہیں تھیں۔ ایسے تشویشناک حالات میں جو بجٹ سامنے آیا۔ اس سے مجموعی حیثیت سے لوگوں نے کچھ اطمینان کی سانس لی۔ نئی چیزوں پر ٹیکس نہ لگانا محدود آمدنی والے طبقے کی قابل ٹیکس آمدنی کا ۶ ہزار سے بڑھانا یہ چند ایسی باتیں ہیں کہ بجٹ موجودہ حالات کے تقاضوں سے ایک حد تک ہم آہنگ ہے یہ کہنا تو انتہا پسندانہ ہے۔ کہ بجٹ تمام خامیوں سے پاک ہے۔ لیکن بجٹ میں کچھ اچھے فیصلے بھی کیے گیے ہیں

معاشی خوشحالی اور معاشرہ کی اخلاقی اور دینی اصلاح کا باہمی تعلق

مگر بدقسمتی سے ہماری اچھی پالیسیوں کا بھی اگر خاطر خواہ نتیجہ ظاہر نہیں ہوتا۔ اور یہ بجٹ بھی خوشگوار اثرات مرتب نہ کر سکا۔ تو اس کی وجہ بھی وہ بنیادی خرابیاں ہوں گی۔ جو معاشرے کے نہ صرف عوام بلکہ خود برسر اقتدار طبقہ بھی اس میں ملوث رہتا ہے۔ چوری سمگلنگ، بلیک مارکیٹ، ذخیرہ اندوزی ملاوٹ اور دولت کے حصول کی ہر جائز و ناجائز خواہشات کی تکمیل اور ہوسِ زر پورے معاشرے کو حکومت ہی کی نگرانی اور سرپرستی میں پورے معاشی نظام کو کھائے جا رہا ہے جب تک معاشرے سے ان بنیادی خرابیوں کا قلع قمع نہیں کیا جائے گا۔ ہماری معاشی اصلاح اور عوامی خوشحالی کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ معاشیات و اخلاق کا باہمی گہرا ربط اور تعلق ہے اخلاق کی تربیت نفس کی تطہیر دل کی پاکیزگی اور خوفِ خدا و محاسبہ آخرت ہی سے معاشیات سدھر سکتے ہیں۔ اس لیے اسلام نے مساوات سے زیادہ مؤاسات پر زور دیا۔ معاشرہ کی اصلاح کے نتیجہ میں کئی صدیاں ایسا دور رہا کہ ملک میں زکوٰۃ قبول کرنے والا کوئی نہیں مل سکتا تھا۔

ہر شہری کو بنیادی ضروریات کی فراہمی حکومت کا فرض ہے

جہاں تک عوامی خوشحالی اور روٹی، کپڑا، مکان بنیادی اشیائے صرف کی فراہمی کا تعلق ہے اسلام نے اسے ایک اسلامی حکومت کا بنیادی فرض قرار دیا ہے اس بارہ میں ریاست کی کفالتِ عامہ ایک مستقل ذمہ داری ہے حضرت عمرؓ نے کہا تھا کہ لومات الکلب علی شط الفرات لکان عمر مسئولاً عنہا۔ اور عمر بن عبدالعزیزؒ نے کہا تھا کہ کسی خارش زدہ اونٹ کو مالش کی دوائی نہ مل سکی۔ تو خدا مجھ سے باز پرس کرے گا۔ اس مسئولیت اور ذمہ داریوں کو ہم پچھلے ۲۵ سال سے فراموش کرتے رہے۔ تو نتیجہ سامنے آیا کہ ۲۶ سال گذر گئے۔ مگر ہماری ۷۵/۷۶ فیصد دیہاتی آبادی اب بھی تعلیم علاج، روشنی، پانی جیسی بنیادی ضروریات سے محروم ہے۔ یہ صرف دیہات کی بات نہیں ہے۔ شہری علاقے بھی غربت، افلاس اور مہنگائی کے ہاتھوں نالاں ہیں۔ مزدور آج بھی نانِ جویں کے لیے ترستا ہے ہمارے محترم وزیر خزانہ نے بنیادی اشیائے صرف چینی، گھی، آٹا وغیرہ کی قیمتوں کے استحکام کا ذکر کیا ہے مگر یہ بات واقعات کے مطابق نہیں عوام کی قوت خرید سلب ہوتی جا رہی ہے۔ قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ ملک کا اکثر حصہ اب بھی ایسا ہی پسماندہ ہے جیسا کہ ۴۷ء سے قبل رہا۔ مثال کے طور پر میں اپنا ہی حلقہ انتخاب پیش کرتا ہوں۔ ضلع پشاور کی تحصیل نوشہرہ چھ سات لاکھ انسانوں اور سینکڑوں مربع میل میں پھیلی ہوئی ہے۔ مگر یہاں تک کہ بعض مقامات تک پانی سے محروم ہیں۔ دس دس میل سے ایک چھوٹی سی ڈسپنسری میں آنا پڑتا ہے علاقہ نظام پور اور چراٹ سے لے کر خیرآباد تک پہاڑی سلسلۂ معدنیات کے سروے سے محروم ہے۔ مواصلات نہیں۔ ورنہ ایسے دشوار گزار علاقوں میں صنعتیں قائم کر کے بے روزگاری و غربت کا علاج کیا جا سکتا تھا۔

اس لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں موجودہ بجٹ سے بھی مایوسی ہوتی ہے کہ ایسے علاقوں کی تقدیر کے دن کب بدلیں گے۔

اسلام نے اپنی معیشت کی بنیاد عدل و انصاف کے ساتھ کفایت شعاری اور میانہ روی پر رکھی ہے "الاقتصاد نصف المعیشۃ" عربی مقولہ ہے۔ کہ ضرورت کی جگہ پر ضرور خرچ کیا جائے اور بے جا ایک پیسہ بھی خرچ نہ ہو۔ تعیشات اور اسباب تعیش کی فراوانی اور ان پر بے جا اخراجات سے جس کی موجودہ بجٹ میں بھرمار ہے۔ معاشیات درست نہیں ہو سکتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن چند اور باتوں کے علاوہ اس بات کا جواب دیے بغیر کسی کو اپنی جگہ سے ہلنے کی اجازت نہ ہوگی۔ جب تک اس سے اس کے مال کے ذرائع آمد اور ذرائع خرچ کا نہ پوچھ لیا جائے گا۔

لاتزال قدما ابن آدم (الحدیث)

حضرت عمرؓ کی مجلس میں جب وہ دفتر کے سرکاری کام میں مصروف تھے۔ ایک ملاقاتی آیا آپ نے چراغ بجھا

[illegible] ایل غنیں 7/32

[illegible] جب وہ جانے لگا تو پھر چراغ روشن کیا۔ اس نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ چراغ میں تیل بیت المال کا ہے۔ آپ نجی کام میں مجھ سے ملنے آئے تھے۔ تو اس وقت اس تیل کو خرچ کرنا بد دیانتی ہوتی اس لیے میں نے چراغ بجھا دیا۔ اور اب دوبارہ سرکاری کام کے لیے روشن کر دیا۔ مگر ہماری کفایت شعاری اور اقتصاد کی حالت یہ ہے کہ ملک جب متحد اور سالم تھا تو اخراجات چار ارب تھے۔ اب یہ بڑھ کر سات ارب چار کروڑ ہو گئے ہیں کیونکہ کثیر سرمایہ سامان تعیش، اعلیٰ سے اعلیٰ فرنیچر ٹی۔ وی، سامانِ زینت پر تکلف مسرفانہ اشیاء کی درآمد آئے دن کے جشنوں اور بڑی بڑی بھاری تنخواہوں پر خرچ ہو رہا ہے۔ اور پھر بجٹ میں سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے دیگر مراعات یافتہ طبقوں کی وجہ سے مصارف بڑھ گئے۔ سوشلزم اور عوامی نعروں کے باوجود عام آبادی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔

بجٹ اور سودی نظام

ہمارے بجٹ اور معاشیات کی دوسری بڑی خرابی وہ سودی نظام ہے۔ جسے نہ صرف یہ کہ بجٹ میں قائم بلکہ اور مستحکم کیا گیا ہے سودی نظام کے بارہ میں خدا کا اعلان جنگ ہے۔ فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔ حضورؐ نے آخری خطبہ میں اسے اپنے قدموں سے پامال کرنے کا اعلان کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے [illegible] کہ سودی معاشیات کا نتیجہ [illegible] بربادی ہے یمحق اللہ الربوا۔

امریکہ اور برطانیہ کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ برطانیہ جزیرہ میں سودی نظام کی وجہ سے سمٹ کر رہ گیا ہے۔ امریکہ اقتصادیات میں ساری دنیا کا ٹھیکیدار تھا۔ مگر آج اس کے ڈالر کے بحران کی وجہ سے ساری دنیا مالیاتی بحران میں مبتلا ہے اس [illegible] سودی نظام سے جلد از [illegible] بھی ضروری ہے۔ اور حتی الوسع

بجٹ کو اس سے پاک کرنا ضروری تھا۔

بجٹ اور شراب

جب ہم بجٹ پر سرسری نگاہ ڈالتے ہیں تو بہت سی چیزیں محاصل و مصارف کی ضمن میں ایسی نظر آتی ہیں۔ جو اسلام کی رو سے قطعاً ناجائز اور ناقابل برداشت ہیں۔ ایسے آمد و خرچ سے معاشرہ سنبھلتا نہیں بگڑتا ہے۔

بجٹ میں شراب بھی موجود ہے۔ پرسوں جناب وزیر محنت نے میرے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ شراب کی درآمد پر ۴ کروڑ ۱۷ لاکھ روپے کا زرمبادلہ خرچ ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ شراب پر سیاحوں کی وجہ سے دس سال تک مکمل پابندی لگانا مشکل ہے۔ ملک کے اندر شراب سے ہزاروں روپے ٹیکس لے کر پورے معاشیات کو اس ام الخبائث کی وجہ سے پلید اور بے برکت بنا دیتے ہیں۔ دوسری طرف تقریباً ۵ کروڑ شراب کے زرمبادلہ پر خرچ کر دیتے ہیں۔ ہمیں سیاحت کو فروغ دینا ہے۔ مگر شرابیوں کی سیاحت سے نہیں۔ جو پورے ملک اور معاشرے کو برباد کر دیں گے۔ لیبیا کے مرد مجاہد کرنل قذافی [illegible] ان مصلحتوں کو نہیں دیکھا۔

بجٹ اور خاندانی منصوبہ بندی

ہم نے خاندانی منصوبہ بندی کے لیے بجٹ میں ۲½ کروڑ روپے رکھے ہیں۔ ہم بار بار کہتے ہیں۔ کہ یہ دولت نہ صرف نتائج کے لحاظ سے بلکہ شرع کی رو سے بالکل ناجائز خرچ کی جا رہی ہے۔ خدا کی شان رزاقیت کو چیلنج دے کر افراد کی قوت کو گھٹا کر ہم خدا کے غضب کو دعوت دے رہے ہیں۔ پھر خدا ایسی قوموں کی منصوبہ بندی خود کر لیتے ہیں۔ ہم نے خاندانی منصوبہ بندی سے فحاشی اور حرامکاری کو بڑھایا مگر آبادی گھٹانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ ادھر خدا کے غضب نے ہماری پوری نصف آبادی مشرقی پاکستان کی ہم سے کاٹ دی۔ یہ قدرت کی منصوبہ بندی تھی اس لیے بجٹ کا یہ مد اہم ضروریات پر خرچ کرنا چاہیے۔

جوا، پیشہ ور طوائف اور ثقافتی طائفے

ہمارے بجٹ میں جوا کو گھوڑ دوڑ کے نام سے ترقی دی جا رہی ہے پیشہ ور طوائف پر ثقافت کے نام سے لاکھوں روپیہ لگایا جا رہا ہے ہمیں ثقافتی طائفوں کے تبادلہ کے نام لاکھوں روپے کا زرمبادلہ لگانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ملک کی اکثریت بھوکی ننگی ہو اور ہم رقص و سرود گانے اور فحاشی پر آرٹ، کلچر اور ثقافت کے نام سے لاکھوں روپے لگائیں تو اس سے بڑھ کر ستم ظریفی کیا ہو سکتی ہے۔ ہماری اسلامی مملکت کے بجٹ سے شراب، جوا اور سارے منکرات کے اخراجات معدوم ہونے چاہیئے تھے، جن کے بارے میں خدا کا ارشاد ہے "انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ"۔

بجٹ اور اسلامی تعلیم و تبلیغ دینی تربیت

ایک بہت بڑی خامی جو ہمارے ملک کے بجٹ پر بدترین اور بدنما داغ ہے اور جو اس ملک کے قیام کے وقت کے وعدوں اور مقاصد سے غداری ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیم دینی تربیت اور اسلامی اقدار کے فروغ پر کوئی بھی کما حقہ توجہ نہیں دی گئی ہے تعلیم کے طویل باب میں ہمیں اسلام کی تعلیم و تبلیغ کے لیے کوئی رقم مختص نظر نہیں آ رہی یہ ایک اہم ترین قومی اور نظریاتی ضرورت تھی۔ کہ بجٹ کا آدھا نہیں۔ تو ایک تہائی حصہ اسلامی تعلیم کے لیے مختص ہونا ضروری تھا بجٹ میں آرٹس کونسل جن کا کام رقص و سرود کی ترویج ہے کے لیے تو لاکھوں روپے رکھے گئے ہیں۔ عہد جاہلیت کے آثار کے لیے عجائب گھر ہیں۔ جن پر لاکھوں روپے لگائے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ بدھ مت کی تہذیبی آثار کے لیے بھی ہم نے ۲۳ لاکھ روپے رکھے ہیں مگر اسلام کی عزت کا یہ عالم ہے کہ ملک کے اندر تبلیغ و تعلیم اسلام کا کما حقہ، انتظام نہیں، تو بیرون ملک اسلام کی تبلیغ کا منصوبہ نہ ہونے کا گلہ ہم کس طرح کریں۔

باقی اندر کے صفحہ ۱۳ پر ملاحظہ کریں